بچوں کا ابتدائی نصاب

برائے تربیت

انتخاب از

منتخب نصاب

شائع کردہ :

حلقہ خواتین

تنظیم اسلامی

دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی، ملتان روڈ چوہنگ، لاہور 53800

فون: 79-35473375(042)

ویب سائٹ: www.tanzeem.org

فہرست

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق 03
نبی اکرم ﷺ سے تعلق کی بنیادیں 19
راہ نجات 29
نیکی کی حقیقت 43
خوش قسمت لوگ 76

مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق

ماؤں اور اساتذہ کے لیے:

☆ قرآن کی عظمت بچوں کے دلوں میں بٹھائی جائے۔

☆ قرآن کے ساتھ تعلق کو سمجھنا آسان بنانے کے لیے مختلف مثالیں روزمرہ زندگی سے دی جا سکتی ہیں۔

☆ بچوں کو ذہن نشین کروائیں کہ قرآن کو ساری زندگی کھولنا ہے۔ ہر معاملے میں قرآن سے رجوع کرنا ہے۔

☆ جب بچے پہلی بار قرآن مکمل کریں تو اگلے دن دوبارہ شروع کروادیں۔

تعارف: قرآن پاک سب سے بڑی دولت

☆ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سے سب سے بڑی اور عظیم نعمت ہے۔

☆ یہ رسول ﷺ کو عطا کیے گئے اللہ تعالیٰ کے تمام معجزات میں سے سب سے بڑا معجزہ ہے کیونکہ 1400 سال گذرنے کے بعد بھی اس میں ایک حرف کی بھی تبدیلی نہیں آئی۔

☆ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

☆ یہ ہر انسان سے مخاطب ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے انسان پر بے شمار احسانات کیے ہیں۔ سب سے بڑا احسان قرآن مجید ہے۔

☆ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''جس شخص کو قرآن جیسی دولت عطا ہوئی ہو اور پھر بھی اس کے دل میں خیال آیا کہ کسی کو اس سے زیادہ اچھی نعمت ملی ہے، اس نے قرآن کی ناقدری کی''۔

☆ یہ وہ کتاب ہے جس کو سمجھ کر پڑھنے سے یہ فائدے حاصل ہوں گے:

۱۔ زندگی اللہ کی مرضی سے گزارنے کا طریقہ آئے گا۔

۲۔ آخرت میں کامیابی ملے گی۔

۳۔ جو قرآن سے جڑتا ہے وہ بہترین انسان بن جاتا ہے۔

۴۔ قرآن سے جڑنے والوں کو اس دنیا میں ہی عروج مل جاتا ہے۔

☆ اللہ کی اس عظیم نعمت کا شکر ہم کیسے ادا کریں؟ اس کے حقوق ادا کر کے ہم شکر کر سکتے ہیں۔

☆ قرآن مجید کے حقوق یہ ہیں:

۱۔ اس پر ایمان لائیں۔ ۲۔ اس کی تلاوت کریں۔

۳۔ اس کو سمجھیں۔ ۴۔ اس پر عمل کریں۔

۵۔ اس کو دوسروں تک پہنچائیں۔

☆ یہ کام کریں گے تو قرآن پاک قیامت کے روز اللہ سے ہماری سفارش کرے گا۔

☆ اگر نہ کیا تو اللہ سے ہماری شکایت کرے گا کہ مجھے کن لوگوں کے حوالے کر دیا تھا جنہوں نے میرا حق ادا نہ کیا۔

مختصر سوالات:

1- اللہ کی سب سے بڑی نعمت کیا ہے؟

2- کیا قرآن پاک میں کوئی تبدیلی آئی؟

3- قرآن کس کا کلام ہے؟

4- قرآن کس سے بات کرتا ہے؟

5- اس کو پڑھنے سے کس بات کا طریقہ آئے گا؟

6- جو قرآن سے جڑتا ہے اسے کیا فائدہ ملتا ہے؟

تفصیلی سوالات:

1- قرآن پاک اللہ کا سب سے بڑا معجزہ کیسے ہے؟

2- حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قول بتائیں۔

3- قرآن پاک کے حقوق کیا ہیں؟

4- قرآن کب ہمارے حق میں گواہی دے گا؟

5- یہ ہمارے خلاف گواہی دے گا...... کیوں؟

پہلا حق: قرآن پر ایمان لایا جائے

یہ عجیب سی بات لگتی ہے ہمیں قرآن کو ماننے کو کہا جا رہا ہے۔ ہم تو مانتے ہیں کہ یہ اللہ کا کلام ہے۔

☆ ہمارا ایمان کامل نہیں ہے۔

☆ ایمان کے دو حصے ہیں:

۱۔ اقرارٌ باللسان (زبان سے کہنا)

۲۔ تصدیقٌ بالقلب (دل سے ماننا) دونوں حصے پورے ہوں گے تو ہی ایمان کامل ہوگا۔

☆ **ایمان مجمل**

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌۢ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌۢ بِالْقَلْبِ

دل سے یقین کرنا اس لیے ضروری ہے کیونکہ جس بات پر ہمیں یقین ہو ہم اسی پر عمل کریں گے۔

مثال: ہمیں یقین ہے کہ آگ جلاتی ہے اس لیے ہم کبھی آگ میں انگلی نہیں ڈالیں گے۔

سانپ بھی زہریلا ہوتا ہے اس لیے ہم کبھی بھی اس کے قریب نہیں جاتے۔

قرآن کے ساتھ ہمارا طرزِ عمل:

ہم جانتے ہیں کہ یہ اللہ کی کتاب ہے لیکن۔۔۔۔

☆ ہم تلاوت باقاعدگی سے نہیں کرتے۔

☆ اس کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔

☆ اس کے حکموں پر عمل نہیں کرتے۔

ثابت ہوا کہ ہمارا ایمان کمزور ہے، کامل نہیں ہے ہمیں قرآن پر گہرا یقین حاصل نہیں ہے۔

قرآن کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طرزِ عمل:

☆ صحابہ کرامؓ کو قرآن سے بے حد محبت تھی۔

☆ وہ بہت شوق سے اس کو یاد کرتے تھے۔ جیسے ہی کوئی آیت نازل ہوتی وہ جلدی سے اس کو یاد کرنے کی کوشش کرتے۔

☆ وہ ہمیشہ قرآن پر عمل کرتے تھے۔

☆ جب ہمیں دل سے یقین ہو جائے گا کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور ہماری ہدایت کے لیے اترا ہے تو پھر اس کے ساتھ ہمارا تعلق مضبوط ہوگا تبھی ہمیں محسوس ہوگا کہ زمین و آسمان میں اس سے بڑھ کر کوئی اور دولت نہیں۔

مختصر سوالات:

1- کیا ہمارا ایمان کامل ہے؟

2- ایمان کے کتنے حصے ہیں؟

3- ایمان کیسے مکمل ہوگا۔

4- اِقْرَارٌ بِاللِّسَان کا کیا مطلب ہے؟

5- تَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ کا کیا مطلب ہے؟

تفصیلی سوالات:

1- ایمان مجمل سنائیں۔

2- دل سے یقین کرنا کیوں ضروری ہے؟

3- قرآن کے ساتھ ہمارا طرز عمل کیسا ہے؟

4- اگر دل سے یقین ہو تو عمل کیسے ٹھیک ہوتا ہے؟ مثال دیں۔

5- قرآن کے ساتھ صحابہ کرامؓ کا طرز عمل کیسا تھا؟

دوسرا حق: قرآن کی تلاوت کی جائے

کسی اچھی کتاب کو نہ پڑھنا بہت ناقدری کی بات ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے۔

☆ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں خود بتا دیا ہے کہ اللہ کو کون سا طریقہ پسند ہے۔

﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَتْلُوْنَہٗ حَقَّ تِلَاوَتِہٖ﴾

ہمارا جسم اور ہماری روح:

☆ انسان کی تخلیق کے دو حصے ہیں:

۱۔ ہمارا جسم جو گوشت پوست سے بنا ہوا ہے، یہ مٹی سے بنا ہے۔

۲۔ ہماری روح جو کہ آسمانی شے ہے۔

☆ ہمارے جسم کی نشو ونما کے لیے جو غذا چاہیے وہ اسی زمین سے ملتی ہے۔

☆ روح کو طاقت وحی الٰہی سے ملتی ہے جو آسمان سے اترتی ہے اور وہ قرآن کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔

قرآن کی تلاوت کیوں ضروری ہے؟

۱۔ اس سے روح نشو ونما پاتی ہے۔ ۲۔ روح تر و تازہ ہوتی ہے۔

۳۔ دل کو سکون ملتا ہے۔ ۴۔ ایمان مضبوط ہوتا ہے۔

۵۔ دل میں یقین کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ ۶۔ ہدایت وراہنمائی حاصل ہوتی ہے۔

۷۔ ثواب حاصل ہوتا ہے

☆ جیسے ہم اپنے جسم کو Grow کرنے کے لیے اور صحت مند رہنے کے لیے اچھی سے اچھی غذا کھاتے ہیں اسی طرح ضروری ہے کہ ہم بار بار قرآن پاک کی تلاوت کریں تا کہ ہماری روح کمزور نہ ہو۔

☆ تلاوت قرآن پاک کے لیے ان باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

۱۔تجوید ۲۔باطنی وظاہری آداب ۳۔روزانہ کا معمول

۴۔خوش الحانی ۵۔ترتیل ۶۔حفظ

مختصر سوالات:

1- کسی اچھی کتاب کو نہ پڑھنا کیسا ہے؟

2- اللہ تعالیٰ کو کیا طریقہ پسند ہے؟

3- انسان کی تخلیق کے کتنے حصے ہیں اور کون کون سے؟

4- جسم کس چیز سے بنا ہے؟

5- جسم کی غذا کہاں سے آتی ہے؟

6- روح کہاں سے آئی؟

-7 اس کی غذا کہاں سے ملے گی؟

تشریحی سوالات:

-1 تلاوت قرآن پاک سے ہماری روح پر کیا اثر ہوتا ہے؟

-2 تلاوت قرآن پاک میں کن 6 باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟

تجوید:

قرآن پاک کی صحیح تلاوت کے لیے تجوید کو سیکھنا بہت ضروری ہے۔

☆ تجوید سے مراد ہے عربی حروف کی پہچان حروف کے مخارج کی پہچان

حروف کو مخارج کے مطابق صحیح طریقے سے ادا کرنا

قرأت کے اصولوں کو جاننا

☆ تجوید جاننا بہت ضروری ہے۔اس کے بغیر قرآن کی صحیح تلاوت ممکن نہیں ہوسکتا ہے کہ غلطی سے ہم قرآن کو غلط پڑھ لیں اور معنی ہی بدل جائے۔

مثال:۔ قُلْ (کہو) ...... کُلْ (کھاؤ)

اَنْعَمْتَ (تو نے انعام کیا)......اَنْعَمْتُ (میں نے انعام کیا)

مختصر سوالات:

-1 تجوید سے کیا مراد ہے؟

-2 تجوید جاننا کیوں ضروری ہے؟

-3 معنی بدل جانے کی مثال دیں۔

باطنی وظاہری آداب:

☆ قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے چند آداب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

☆ آداب دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ۱۔ظاہری آداب ۲۔باطنی آداب

ظاہری آداب:

☆ باوضو ہونا ☆ لباس کا پاک ہونا ☆ قبلہ رو ہونا ☆ باادب بیٹھنا

☆ تَعَوُّذ اور تَسْمِیَہ سے ابتداء کرنا

باطنی آداب:

۱۔دل میں اللہ تعالیٰ اور اس کے کلام کی عظمت ہو۔

۲۔اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کا پختہ ارادہ ہو۔

۳۔اللہ کے سامنے جواب دینے کا خوف ہو۔

۴۔اللہ سے محبت کا جذبہ ہو۔

۵۔ہدایت حاصل کرنے کا ارادہ ہو۔

سوالات:

1- تلاوت قرآن پاک کے کون سے دو آداب ہیں؟

2- باطنی آداب کون سے ہیں؟

3- ظاہری آداب کون سے ہیں؟

روزانہ کا معمول:

☆ قرآن پاک کی تلاوت کا حق ادا کرنے کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ ہم (DailyBasis) روزانہ کی بنیادوں پر ایک معمول بنالیں۔

۱۔اپنی ہمت کے مطابق ایک نصاب طے کریں چاہے کم ہی کیوں نہ ہو۔

۲۔اس نصاب کی مکمل پابندی کریں

☆ جتنا ہو سکے روزانہ پڑھیں۔

☆ جب یہ نصاب معمول میں داخل ہو جائے تو اب آہستہ آہستہ اضافہ کرتے جائیں۔

خوش الحانی:

☆ اللہ کے رسول ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ قرآن کو خوبصورت آواز سے پڑھا جائے۔

زَیِّنُو الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ ''قرآن کو اپنی آواز سے خوبصورت بناؤ''

☆ اور اگر کوئی اچھی طرح نہ پڑھے تو اس پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔

مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَیْسَ مِنَّا ''جو قرآن کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں''

اس لیے ہمیں قرآن کو بہتر سے بہتر انداز میں اور خوبصورت آواز میں پڑھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے۔

ترتیل:

☆ ترتیل کا مطلب ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا

☆ قرآن کی ہر آیت پر رک کر اس کے معنی اور مفہوم کو سمجھ کر اس کو اپنے دل میں محسوس کرنا۔

☆ نبی اکرم ﷺ کو اللہ کا حکم ۔۔۔۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

حفظ:

☆ قرآن کی تلاوت کا ایک اہم گوشہ حفظ ہے۔

۱۔ حفظ قرآن کی سب سے اعلیٰ صورت قرآن کو پورا پورا یاد کرنا ہے۔

۲۔ ہر انسان کے لیے لازم نہیں ہے اگرچہ اس کی فضیلت بہت ہے۔

☆ اصل میں حفظ قرآن کی ایک صورت یہ ہے کہ "ہر مسلمان زیادہ سے زیادہ قرآن یاد کرنے کی کوشش کرے" تاکہ فرض نمازوں میں زیادہ سے زیادہ پڑھا جاسکے۔

☆ نبی اکرم ﷺ کا معمول تھا۔۔۔۔ تہجد میں بھی قرات کرتے تھے۔ بعض اوقات ایک رکعت میں کئی کئی پارے پڑھتے تھے۔ ہمیں چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ قرآن پاک یاد کریں۔ کوشش کریں کہ آخری 4 پارے تو ضرور یاد کریں۔

اگر کوئی مکمل قرآن حفظ کرلے تو اس کے لیے بہت بڑا اجر ہے۔ کیونکہ یہ حفاظت قرآن کی خدائی ترتیب ہے۔

مختصر سولات:

1- کیا قرآن پاک کی تلاوت روز کرنی چاہیے؟

2- ترتیل کا مطلب کیا ہے؟

3- خوش الحانی سے پڑھنے کا کیا مطلب ہے؟

4- حفظ قرآن سے کیا مراد ہے؟

5- اگر کوئی پورا قرآن پاک حفظ کرلے تو اس کا کیا اجر ہے؟

6- کم از کم کتنا حفظ ہونا چاہیے؟

تفصیلی سوالات:

1- اللہ کے رسول ﷺ نے اچھی آواز سے قرآن نہ پڑھنے والے کے لیے کیا فرمایا؟

2- خوش الحانی سے قرآن پڑھنے کا کیا مطلب ہے؟

3- حفظ کس لیے کرنا چاہیے؟

4- نبی اکرم ﷺ کا تہجد میں کیا معمول تھا؟

تیسرا حق: قرآن کو سمجھا جائے

☆ قرآن مجید کا تیسرا حق یہ ہے کہ اس کی محض زبانی تلاوت نہ کی جائے بلکہ اس کو سمجھ کر پڑھا جائے۔

☆ یہ دنیا کی سب سے مظلوم کتاب ہے کیونکہ سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے مگر سب سے کم سمجھی جاتی ہے۔

☆ اس کو بغیر سمجھے تلاوت کرنا بھی ثواب کا باعث ہے۔

☆ رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق اس کے ایک حرف پر 10 نیکیاں ملتی ہیں۔

☆ اہم بات: قرآن کو سمجھنے کے لیے عربی زبان سیکھنا ضروری ہے۔

☆ اگر ہم ساری زندگی مختلف ڈگریاں حاصل کرنے میں لگا دیں اور عربی زبان نہ سیکھیں تو اللہ کو کیا جواب دیں گے؟

☆ اگر قرآن کو نہیں سمجھیں گے تو کیسے معلوم ہوگا کہ ہمارا رب ہم سے کیا چاہتا ہے؟

☆ قرآن کو سمجھنے کے دو درجے ہیں: ۱۔تذکر ۲۔تدبر

تذکر:

☆ یہ ذکر سے بنا ہے جس کا مطلب ہے ”یاددہانی“ کسی بھولی بات کا یاد آجانا۔

☆ قرآن کے لیے اللہ نے لفظ ذکریٰ استعمال فرمایا ہے یعنی یہ نصیحت اور یاددہانی ہے۔

☆ قرآن ہمیں ہمارا اپنا خالق سے رشتہ یاد کرواتا ہے جب ہم اللہ کو بھول جاتے ہیں۔

☆ اگر ہم روزمرہ کاموں میں لگ کر اللہ کا کوئی حکم بھول جائیں تو ہمیں یاد کرواتا ہے۔

☆ مثال۔۔۔ایک دوست نے مجھے تحفہ دیا تو میں نے اس کو الماری میں سنبھال کر رکھا اور میرے ذہن سے نکل گیا۔ پھر بہت سارے دنوں کے بعد اچانک مجھے وہ تحفہ نظر آیا تو اس کے ساتھ ہی دوست بھی یاد آ گیا۔

☆ قرآن کیا یاد دلاتا ہے۔۔۔اللہ ہمارا رب ہے۔

ہم نے اللہ سے وعدہ کیا تھا صرف اسی کو رب مانیں گے اور اس کی اطاعت کریں گے۔اس وعدہ کا نام ''عہد الست'' ہے۔

اہم بات قرآن تذکر کے لیے آسان ہے۔

﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ﴾

تدبر:

☆ اس کا مطلب ہے غور وفکر۔۔۔سوچ بچار

☆ ضروری ہے کہ جو تدبر کرنا چاہتے ہیں وہ عربی زبان اور دیگر علوم میں مہارت حاصل کریں۔

☆ یہ ہر شخص پر لازم نہیں ہے۔

☆ ہر دور میں ایسے لوگ ہونے چاہئیں جو پوری زندگی قرآن پر غور وفکر کریں اور اس میں چھپی ہوئی حکمت ودانائی کی باتوں کو لوگوں تک پہنچائیں۔

مختصر سوالات:

1- دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب کون سی ہے؟

2- کیا بغیر سمجھے قرآن کی تلاوت کرنے کا بھی ثواب ہے؟

3- ایک حرف پر کتنی نیکیاں ملتی ہیں؟

4- قرآن کو سمجھنے کے کون کون سے درجے ہیں؟

5- تذکر کا مطلب کیا ہے؟

6- قرآن کے لیے اللہ تعالیٰ نے کون سا لفظ استعمال فرمایا ہے؟

7- کیا قرآن تذکر کے لیے بھی مشکل ہے؟

8- تدبر کا کیا مطلب ہے؟

9- کیا تدبر ہر ایک کے لیے ضروری ہے؟

تفصیلی سوالات:

1- قرآن کو سمجھنا کیوں ضروری ہے؟

2- عربی سیکھنا کیوں ضروری ہے؟

3- قرآن ہمیں کیا یاددلاتا ہے؟

4- یاددہانی کیا ہوتی ہے؟ مثال دیں

5- جو تدبر کرنا چاہے اس کے لیے کیا ضروری ہے؟

6- ہر دور میں کیسے افراد ہونے چاہئیں؟

چوتھا حق: اس پر عمل کیا جائے

☆ قرآن کو سمجھنا اس وقت فائدہ دے گا جب اس پر عمل بھی کیا جائے۔

☆ قرآن "هُدًى لِلنَّاسِ" ہے۔۔۔

......اس میں ہر معاملے کے لیے ہدایت ہے۔

......اللہ تعالیٰ کون سے کاموں کو پسند کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں؟

......اللہ تعالیٰ کون سے کاموں کو ناپسند کرتا ہے اور ناراض ہوتا ہے؟

...... یہ ہدایت ہمیں اس لیے ملی کہ ہم اس کے مطابق زندگی گزاریں۔

مثال...... جب ہم مارکیٹ سے کوئی مشین / موبائل خریدتے ہیں تو اس کے ساتھ ایک چھوٹا سا کتابچہ بھی (Booklet) ملتا ہے جو اس مشین یا موبائل کو استعمال کرنے کا طریقہ بتاتا ہے۔ اگر ہم اس میں دی گئی ہدایات پر عمل کریں گے تو مشین ٹھیک رہے گی۔ اگر ہدایات پر عمل نہ کیا یا غلط طریقے سے استعمال کیا تو خراب ہو جائے گی۔ اسی طرح ہمارے رب نے ہمیں پیدا کرنے کے بعد زندگی گزارنے کے طریقے قرآن میں بتا دیئے۔ اگر ان کے مطابق گزاریں گے تو دنیا کی زندگی بھی خوشگوار گزرے گی اور آخرت میں بھی کامیابی حاصل ہوگی۔ وگرنہ تو دنیا اور آخرت دونوں خراب ہوں گے۔

ہماری بنیادی ذمہ داری:

ہم قرآن کو اس ارادے سے سمجھ کر پڑھیں کہ

☆ اس کے بتائے راستے پر چلنا ہے

......چاہے کوئی ناراض ہو ......تکلیف برداشت کرنی پڑے ......قربانی دینی پڑے

بغیر عمل کیے تلاوت نقصان دہ ہو سکتی ہے:

☆ اگر ہم خود جھوٹ بولتے ہیں اور قرآن میں پڑھتے ہیں لَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡن

☆ اگر ہم ناپ تول میں کمی کرتے ہیں اور قرآن میں پڑھتے ہیں وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ

☆ اگر ہم طعنہ دیتے ہیں اور پیٹھ پیچھے برائی کرتے ہیں اور قرآن میں پڑھتے ہیں

وَیۡلٌ لِّکُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ تو خود اپنے آپ کو برا کہہ رہے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا طرز عمل:

☆ ان کا ہر عمل قران کے مطابق تھا۔

☆ انھوں نے اپنی پسند اور مرضی کو قرآن کے آگے جھکا دیا تھا۔

حضور ﷺ کا اخلاق:

☆ حضرت عائشہؓ سے رسول ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا:
"کَانَ خُلُقُهُ الۡقُرۡاٰنَ"

قرآن پر عمل کرنا ضروری ہے:

☆ اللہ کا حکم: ﴿وَمَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَا اَنۡزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ﴾

☆ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد: مَا اٰمَنَ بِالۡقُرۡاٰنِ مَنِ اسۡتَحَلَّ مَحَارِمَه

قرآن کے احکامات کی دو اقسام:

۱۔انفرادی احکام ۲۔اجتماعی احکام

انفرادی احکام:

☆نماز ☆روزہ ☆حج ☆زکوٰۃ ☆حلال روزی کمانا ☆ماں باپ کے ساتھ

اچھا سلوک ☆ وعدہ پورا کرنا ☆ جھوٹ نہ بولنا ☆ مذاق نہ اڑانا

☆ غیبت چغلی سے بچنا ☆ دوسروں سے نرم انداز میں بات کرنا ☆ کسی کے گھر اجازت لے کر جانا ☆ سلام کرنا

اجتماعی احکام:

☆ اسلامی قوانین نافذ کرنا ☆ چور کا ہاتھ کاٹنا ☆ غلط کام پر کسی کو سزا دینا

☆ قتل کی سزا ☆ سود پر پابندی ☆ جوئے وغیرہ پر پابندی

☆ سب پر عمل لازم ہے۔

☆ ایک پر عمل کر کے دوسرے حکم کو نہیں چھوڑ سکتے۔

☆ اللہ تعالیٰ اس پر سخت ناراض ہوتا ہے

☆ اس کی سزا دنیا میں رسوائی اور آخرت میں اس سے بھی شدید عذاب۔

مختصر سوالات:

1- قرآن سمجھنا کب فائدہ دے گا؟

2- قرآن لوگوں کے لیے کیا ہے؟ (ہدایت)

3- ہدایات کس لیے ملی ہیں؟ (عمل کے لئے)

4- قرآن کے احکامات کی کون سی دو اقسام ہیں؟

5- کیا سب پر عمل ضروری ہے؟ کسی ایک کو اپنی مرضی سے چھوڑ سکتے ہیں؟

6- قرآن پر عمل نہ کرنے والوں کو قرآن میں کیا کہا گیا ہے؟ (کافر)

7- جو ایک حکم پر عمل کرے اور دوسرے کو چھوڑ دے اس کے لیے کیا سزا ہے؟

8- حضور پاک ﷺ کے اخلاق کیسے تھے؟

تفصیلی سوالات:

1- قرآن مجید میں کن کن باتوں کے لیے راہنمائی ہے؟

2- اگر ہم قرآن مجید کی ہدایات کے مطابق زندگی نہ گزاریں تو کیا ہوگا؟ مثال دیں۔

3- ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

4- بغیر عمل کیے تلاوت کس طرح نقصان دہ ہوسکتی ہے؟

5- صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا طریقہ کیا تھا؟

6- انفرادی احکام کون کون سے ہیں؟ مثال دیں۔

7- اجتماعی احکام کون کون سے ہیں؟ مثال دیں۔

8- اجتماعی احکام کو نافذ کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟ (حکومت)

9- اجتماعی احکام کے نفاذ کے لیے حسب استطاعت کوشش کرنا کس کی ذمہ داری ہے؟ (ہر مسلمان کی)

پانچواں حق: اسے دوسروں تک پہنچایا جائے

قرآن کا پانچواں حق یہ ہے کہ صرف خود ہی پڑھنا، سمجھنا اور عمل کرنا کافی نہیں بلکہ اس کو دوسروں تک پہنچانا بھی ہماری زمہ داری ہے۔

ہماری ذمہ داری کیوں؟؟

☆ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ ☆ اب قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔

☆ جن لوگوں تک اللہ کا پیغام نہیں پہنچا ان تک اس کو پہنچانا ہماری ذمہ داری ہے کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں۔ ☆ ان کے مشن کو ہم نے پورا کرنا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن:

☆ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے 23 سال میں یہ فریضہ انجام دیا۔

☆ ہر مشکل تکلیف اور مصیبت کو صبر و تحمل سے برداشت کیا۔ (طائف، مکہ کی گلیوں میں طنز و تمسخر، شعب ابی طالب، غزوہ بدر اور دیگر غزوات)

☆ اللہ کے رسولوں نے قرآن کے احکامات کے مطابق ایک معاشرہ قائم کر کے پوری دنیا کو بتا دیا کہ

...... اللہ کا راستہ ہی اصل راستہ ہے۔

...... اللہ کا دین سارے نظاموں (Systems) سے بہتر ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع کا موقع:

☆ آپ ﷺ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر سارے مسلمانوں کو مخاطب کر کے ان سے گواہی لے لی کہ میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا؟

☆ سب نے گواہی دی کہ آپ ﷺ نے دعوت کا حق ادا کر دیا۔

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الغَائِبَ)) ''جو یہاں ہیں وہ ان کو پہنچائیں جو یہاں نہیں ہیں''۔

☆ اسی طرح یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہے گا قیامت تک۔

☆ بَلِّغُوْ عَنِّی وَلَوْ اٰيَةً ''میری جانب سے پہنچاؤ خواہ ایک ہی آیت ہو''

☆ قرآن کا پڑھنا، پڑھانا اور دوسروں تک پہنچانا اعلیٰ درجے کا کام ہے۔

☆ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔ (مفہوم حدیث)

مومن کی نشانی:

☆ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق سچا مومن اپنے لیے جو بات پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کرتا ہے۔

☆ اگر ہم اپنے لیے قرآن پر عمل کرنے اور اللہ کو خوش کرنے کو پسند کرتے ہیں تو دوسروں کو بھی بتائیں۔

سوالات:

1- لوگوں تک اللہ کے دین کو پہنچانا ہماری ذمہ داری کیوں ہے؟

2- رسول اللہؐ کا مشن کیا تھا؟

3- رسول اللہؐ نے کس طرح اپنا مشن مکمل کیا؟

4- دوسروں تک پہنچانے کی ذمہ داری رسول اللہؐ نے کس پر ڈالی؟

5- کون سا دین سب سے بہتر ہے؟

6- کس کا راستہ سیدھا ہے؟

7- قرآن کا پڑھنا پڑھانا کیسا کام ہے؟

8- امت کے بہترین لوگ کون ہیں؟

9- سچے مومن کی نشانی کیا ہے؟

نبی اکرم ﷺ سے ہمارے تعلق کی بنیادیں

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے یہ اتنی بڑی اور حسین دنیا ہمارے لیے بنائی ہے۔اور ہمیں اپنے لیے بنایا ہے۔اس بات کا یہ مطلب ہے کہ ہم دنیا میں صرف کھیلنے،کودنے اور کھانے پینے کے لیے نہیں آئے۔ہمارا اس دنیا میں آنے کا مقصد ہے''اللہ کو راضی کرنا''

پیارے بچو! ہمارا رب ہم سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اس نے ہمیں یہ بھی بتایا کہ وہ کن باتوں سے ناراض اور کن باتوں سے خوش ہوتا ہے۔اور یہ بتانے کے لیے ہمارے اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بہت سے نبی اور رسول بھیجے ہیں جنھوں نے اپنی ساری زندگی میں اللہ کے بندوں کو اللہ سے جوڑنے کی کوشش کی ان تمام نبیوں اور رسولوں سے ہم بہت محبت کرتے ہیں لیکن ان سب کے سردار تو ہمارے لیے بہت ہی خاص ہیں اور وہ کون ہیں؟

''ہمارے اور آپ کے پیارے نبی سیّدنا محمد ﷺ''

وہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔یعنی ان کے بعد اب کوئی نبی یا رسول نہیں آئیں گے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ضروری قرار دیا کہ ہم ان سے محبت کریں جو (خدانخواستہ) حضرت محمد ﷺ سے محبت نہیں کرتا اسکا ایمان ہی مکمل نہیں ہے۔اور اللہ تعالیٰ نہیں چاہتے کہ اس کے بندوں کا ایمان مکمل نہ ہو اس لیے اللہ نے ہمیں یہ بھی بتا دیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت کیسے کرنی ہے۔

اللہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا: ﴿فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (سورۃ الاعراف 157)

اس آیت سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ چار بنیادی کام ہیں جو ہمیں اپنی ساری زندگی میں کرنے ہیں اور اگر اچھے طریقے سے یہ کام انجام دیں تو ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ان شاء اللہ!

وہ چار کام یہ ہیں۔

☆ سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائیں۔

☆ سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کا ادب اور احترام کریں۔

☆ سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی مدد اور حمایت کریں۔

☆ سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کریں۔

ان چار کاموں کو کرنے سے اللہ تعالیٰ بھی ہم سے خوش ہوں گے اور ہمارے پیارے نبی ﷺ بھی ہم پر فخر کریں گے۔

مختصر سوالات:

ا۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کس لیے بنائی اور ہمیں کس لیے بنایا؟

۲۔ دنیا میں ہمارے آنے کا مقصد کیا ہے؟

۳۔ اللہ تعالیٰ نے نبیوں اور رسولوں کو کس لیے بھیجا؟

۴۔ رسول اللہ ﷺ سے صحیح محبت کرنے کے لیے کون سے چار کام ضروری ہیں؟

۵۔ ان کاموں کو کرنے سے کیا فائدہ ہوگا؟

(ا) سیّدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا:

پیارے بچو! ہمارے نبیؐ ساری دنیا کے لیے رحمت ہیں اور ساری انسانیت کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے اس دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم دل سے ان کو اللہ کا نبی، رسول اور پیغمبر مان لیں۔اور ہمارا یہ تعلق کسی بھی رشتہ سے زیادہ گہرا ہونا چاہیے۔ چاہے وہ دوستی ہو یا ماں باپ اور رشتہ داروں کا۔ہم جانتے ہیں کہ ایمان کے دو درجے ہیں۔

☆ زبان سے اقرار ☆ دل سے تصدیق

- جب یہ دونوں ایک ساتھ ہوں گے تب ہی ہمارا ایمان مکمل ہوگا۔
- اگر ہم صرف زبان سے کہیں گے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو بھی ہمارا ایمان مکمل نہیں بلکہ یہ خطرے والی بات ہے۔
- اگر ہم دل سے مانتے ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں لیکن زبان سے نہ مانیں تو بھی خطرے والی بات ہے۔ کیونکہ

مدینہ کے منافق بھی زبان سے مانتے تھے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں لیکن ان کے دل میں یقین نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آخرت میں عذاب کی خبر دی اور قرآن پاک میں فرمایا: ''منافق جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ ایمان لائے''

- مدینہ میں رہنے والے یہودی دل سے یقین رکھتے تھے کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں کیونکہ انھوں نے اپنی کتاب تورات میں آخری نبی کی نشانیاں پڑھ لی تھیں۔ پھر بھی انھوں نے زبان سے آپ ﷺ کو رسول نہیں مانا تو اللہ نے ان سے بھی عذاب کا وعدہ کیا۔

☆ ثابت ہوا صرف اس کا ایمان اللہ کے پاس قبول ہوگا جو زبان سے بھی اقرار کرے اور کہے کہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰه اور دل سے آپ کی نبوت اور رسالت پر یقین رکھے۔

مختصر سوالات:

1- نبی ﷺ سے ہمارا تعلق کیسا ہونا چاہیے؟

2- ایمان کے کتنے درجے ہیں؟

3- ایمان کب مکمل ہوگا؟

4- خطرے والی بات کب ہوگی؟

تفصیلی سوالات:

1- صرف زبان سے اقرار کرنا خطرناک ہے اس کی مثال دیں۔

2- صرف دل سے ماننا خطرناک ہے اس کی مثال دیں۔

(۲) ادب واحترام:

جب اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه پڑھ لیں گے اور ہمارا دل اس بات کی گواہی دے گا کہ اللہ نے محمد ﷺ کو ہماری طرف بھیجا تا کہ

- ہمیں برائیوں سے دور کر کے نیکیوں کی طرف لے جاسکیں۔
- آخرت کے عذاب سے بچنے اور جنت حاصل کرنے کا طریقہ بتا سکیں۔
- ہمیں بتائیں کہ اللہ کو کیسے خوش کرنا ہے۔
- اور یہ سب انھوں نے اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے کیا ہے۔

تو بچو آپ خود بتائیں کہ ایسے پیارے رسول ﷺ کا ادب واحترام تو خود بخود ہی ہمارے دلوں میں آجائے گا نا! ہم میں سے کون ایسا ہوگا جو اتنی پیاری شخصیت سے محبت نہ کرے؟

اللہ نے سورۃ الحجرات آیت ۲ میں فرمایا ہے:

﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾

''اے اہل ایمان اپنی آواز کبھی بلند نہ کرنا نبی ﷺ کی آواز پر اور نہ انھیں اس طرح آواز دے کر پکارنا جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے کو بلند آواز سے پکارتے ہو۔ مبادا تمہارے سارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو''

آپ نے دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے صرف آواز کو اونچا کرنے سے اللہ تعالیٰ نے کیسا ناراضگی کا اظہار فرمایا اور یہ بھی فرمایا کہ چاہے نیک اعمال کرتے رہیں لیکن اگر رسول اللہ ﷺ کا ادب نہیں ہے تو اعمال کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔

ہم لوگ احترام کیسے کریں گے؟ اس طرح کہ جب بھی ہمارے سامنے نبی اکرم ﷺ کا کوئی حکم یا طریقہ آئے تو ہم کوئی بہانہ نہ کریں اور فوراً ان کا حکم مان لیں۔

- آپ ﷺ کا ذکر ادب واحترام سے کیا جائے۔
- آپ کے ذکر پر درود پڑھا جائے (ﷺ)۔
- آپ ﷺ کی سنتوں کا احترام اور ان پر عمل کیا جائے۔

ادب اور احترام کے نتیجے

☆اطاعت ☆محبت

اطاعت:

اب دیکھتے ہیں کہ اطاعت کا کیا مطلب ہے؟

اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا

((لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُم حتىٰ لَا يكون هواه تبعاً لما جت به))

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کی خواہش نفس اس ہدایت کے تابع نہ ہو جائے جو میں لے کر آیا ہوں''۔

اس سے ہمیں اطاعت کا مفہوم پتا چلتا ہے کہ

- قرآن میں جہاں اللہ کی بات ماننے کا ذکر ہے وہاں ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا بھی ذکر ہے۔

- اللہ تعالیٰ جب رسول کو بھیجتے ہیں تو ان کی بات ماننا لازمی ہو جاتا ہے۔
- جن باتوں کے کرنے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ان پر عمل کرنا لازمی ہے۔
- جن کاموں سے رسول ﷺ نے روکا ہے ان سے باز رہنا بھی لازمی ہے۔

تو بچو! اگر ہم رسول اللہ ﷺ کا ادب کرتے ہیں تو ان کا ہر حکم بھی مانیں گے۔ ان شاء اللہ

محبت:

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

((لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى اَكُونَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ))

’’تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اسے اس کے والد اس کے بیٹے اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں‘‘۔

اس لیے پیارے بچو یہ بہت ضروری ہے کہ ہم دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ اپنے نبی ﷺ سے محبت کریں۔

ایک اہم بات: گہری محبت اور پوری طرح اطاعت جب ایک ساتھ جمع ہو جائیں گی تو یہ مل کر اتباع بنیں گی۔ یعنی اطاعت + محبت= اتباع

اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ ہم سے محبت کرنے لگے تو ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بھی محبت کرنی ہوگی اور ان کا کہنا بھی ماننا ہوگا۔ ان شاء اللہ

اتباع کیسی ہو؟؟؟؟ پیارے بچو! جب ہم کسی کرکٹر، فٹبالر یا کسی کارٹون کریکٹر کو پسند کرتے ہیں تو ہم ہر وہ کام کرتے ہیں جو ہمارا پسندیدہ کریکٹر کرتا ہے یہاں تک کہ ہم اپنی کاپی، بیگ، کپڑوں اور یہاں تک کہ بیڈ شیٹ اور کمرے کی دیواروں پر بھی ان کے پوسٹرز اور تصاویر لگاتے ہیں اس جذبے کو اتباع کہتے ہیں اور چونکہ ہم ہم نے سب سے زیادہ محبت اپنے پیارے نبی ﷺ سے کرنی ہے تو ہمیں ہر وقت بس اس بات کا خیال ہونا چاہیے کہ ہمارے محبوب ﷺ کو

☆ کیا پسند ہے؟ ☆ کیا نہیں پسند؟ ☆ کھانے میں کون سی چیز ان کو پسند ہے؟

☆ وہ اٹھتے اور بیٹھتے کیسے تھے؟ ☆ ان کے سونے کا طریقہ کیا تھا؟

☆ وہ بات کس طرح کرتے تھے؟ اور پھر ہم نے ان طریقوں کو اپنانا ہے۔ ان شاء اللہ

صحابہ کرامؓ کا طریقہ: (دومثالیں)

☆ سیدنا عبداللہ بن عمرؓ ایک سفر میں پیارے نبی ﷺ کے ساتھ تھے، اتفاق سے نبی اکرم ﷺ ایک درخت کے نیچے سے گزرے اس کے بعد عبداللہ بن عمرؓ نے لازم کرلیا کہ جب بھی اس راستے سے سفر پر جاتے تو ہمیشہ اس درخت کے نیچے سے گزرتے یہ ان کی پیارے نبی ﷺ سے محبت کا اظہار تھا۔

☆ ایک صحابی کسی دور کے علاقے سے رسول ﷺ کے پاس آکر مسلمان ہوئے انھوں نے نبی اکرم ﷺ کو صرف اس وقت دیکھا اور اتفاق سے اس وقت آپ ﷺ کے گریبان کے بٹن کھلے تھے آپ ﷺ کی اتباع میں ان صحابیؓ نے اور ان کے بیٹے نے ساری زندگی اپنے گریبان کے بٹن نہیں لگائے۔

مختصر سوالات:

1- ہم پیارے نبی ﷺ کا ادب واحترام کیسے کریں گے؟

2- ادب واحترام کے دو نتیجے کیا ہیں؟

3- اتباع کیسے بنتا ہے؟

تفصیلی سوالات:

1- حدیث کے مطابق بتائیں کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کیوں ضروری ہے؟

2- اتباع کیسی ہونی چاہیے؟

3- صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل کیا تھا؟ کوئی ایک واقعہ بتائیں۔

(۳) مدد اور حمایت

پیارے بچو! ہم آپ ﷺ کی مدد کیسے کر سکتے ہیں جبکہ آپ ﷺ ہم میں موجود ہی نہیں۔ یہ سمجھنے کے لیے ہمیں یہ جاننا ہوگا کہ وہ کیا کام کرتے تھے جو پیارے نبی ﷺ کہ ذمہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے لگائے تھے تاکہ ہم بھی ان کاموں میں حصہ ڈال سکیں۔

- بھٹکے اور گمراہ لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانا۔
- جو لوگ غافل ہیں ان کو جگانا۔

- شرک کو ختم کر کے انسانوں کو ایک اللہ کی طرف بلانا۔
- لوگوں کو نیک کام اور اچھے اخلاق کا عادی بنانا۔
- معاشرے سے ہر قسم کے ظلم و، زیادتی اور برے اعمال کا خاتمہ کرنا۔
- اسلامی شریعت اور قانون کا نافذ کرنا۔
- لوگوں کو یاد دلانا کہ ایک دن آئے گا جب ہمیں اپنے کاموں کا بدلہ ملے گا۔

پیارے نبی کریم ﷺ نے ساری زندگی لوگوں کو ان باتوں کی طرف بلانے میں لگا دی۔اسی طرح صحابہ کرامؓ نے اپنے پیارے رسول ﷺ کی مدد کا حق ادا کیا اور جب جب اللہ کے رسول ﷺ نے کسی بھی قسم کی مدد طلب کی تو انھوں نے کی، یہاں تک کہ اپنا مال اور اپنی جان اللہ اور اللہ کے رسول کی راہ میں لٹا دی۔

......طائف کا واقعہ...... ......مکہ میں ظلم و ستم...... ......غزوہ احد......

یہ تین بڑی بڑی مثالیں ہیں جن سے پتا چلتا ہے کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ نے دین کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے کتنی تکلیفیں برداشت کی۔

پیارے بچو! ہمارے نبی اللہ کے آخری نبی ﷺ اور رسول ہیں یعنی ان کے بعد قیامت تک کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔اس لیے اب لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچانے کی ذمہ داری ہماری ہے اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے آخری حج کے موقع جو خطبہ دیا اس میں فرمایا کہ ''جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میری باتوں کو ان تک پہنچا دیں جو یہاں نہیں ہیں'' اور پھر صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی باتوں اور قرآن کو لے کر پوری دنیا میں پھیل گئے۔ یہ ہے رسول اللہ ﷺ کی مدد اور حمایت۔

ذرا سوچیے! کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ اور ان کے ساتھیوں نے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کے لیے کتنی محنت کی اور قربانیاں دیں اور ہم صرف زبان سے محبت کا دعویٰ کر کے اور گھروں میں یا سکولوں میں تقاریر کر کے اور نعتیں پڑھ کر سمجھتے ہیں محبت کا حق ادا ہو گیا کیا ایسی محبت قبول ہو گی؟؟؟؟'' بلکہ ضروری ہے کہ ہم نہ صرف خود اللہ اور رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کریں بلکہ بہت اچھے اور پیارے طریقے سے ان کی باتیں لوگوں تک بھی پہنچا دیں۔

سوالات:

1- رسول اللہ ﷺ کے ذمہ اللہ نے کیا کام لگائے تھے؟

2- کیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے یہ کام سرانجام دینے میں ان کی مدد کی؟

3- رسول اللہ ﷺ اوران کے ساتھیوں کو کیا مشکلات پیش آئیں؟

4- کیا وہ لوگ گھبرائے پیچھے ہٹے اوراپنے کام کو چھوڑا؟

5- ہماری ذمہ داری کیا ہے؟

6- کیا رسول اللہ ﷺ کے احکامات پر عمل کرنا اورانھیں دوسروں تک پہنچانا ضروری ہے؟
یا صرف زبان سے کہہ دینے سے حق ادا ہو جائے گا؟

(۴) قرآن مجید کی اتباع کرنا

پیارے بچو! اگر ہم رسول اللہ ﷺ کو دل سے اپنا محسن اور خیر خواہ سمجھتے ہیں اور واقعی پیارے رسول ﷺ سے محبت کرتے ہیں تو چوتھا کام جو ہم نے ساری زندگی کرنا ہے وہ قرآن مجید کی اتباع یعنی قرآن مجید کو سمجھنا اور ماننا۔

قرآن کی پیروی سنت رسول ﷺ کی روشنی میں کی جائے گی۔ کیونکہ رسول ﷺ نے اپنے آخری خطبے میں فرمایا کہ ''میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جن کو اگر تم مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اور وہ ہیں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت''۔
اس سے ہمیں یہ پتا چلتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی اور حوصلہ دیا کہ میں تو اپنے رب کے پاس چلا جاؤں گا لیکن تم لوگ مایوس نہ ہونا بلکہ قرآن مجید سے چمٹ جانا میرے بعد یہ تمہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف لے جائے گا۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا ''اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے چمٹ جاؤ''۔ اللہ کی رسی کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بتایا کہ قرآن اللہ کی رسی ہے۔
ایک اور موقع پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یقیناً اس کتاب کی وجہ سے کچھ قوموں کو عزت دے گا اور کچھ قوموں کو (اس کے چھوڑنے کی وجہ) سے ذلت دے گا''۔ (موطاء امام مالک)

پیارے بچو! اس حدیث مبارکہ سے پتا چلتا ہے کہ مسلمان قوم اور مسلمان فرد دونوں کی عزت

اسی میں ہے کہ وہ قرآن کریم کو تھام کر رکھیں۔اس کے حقوق ادا کریں اور کبھی اس سے منہ نہ موڑیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔آمین!

قرآن مجید سے محبت اور اس کی اتباع کرنے والوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کی خوشخبریاں۔

1- حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے: کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا ''کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ کے ساتھ کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور یہ کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہے'' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ''بالکل'' تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''پھر تم خوش ہو جاؤ کیونکہ اس قرآن کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں اور ایک سرا تمہارے ہاتھ میں ہے اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی تم ہلاک اور گمراہ نہ ہو گے۔

2- پیارے بچو! ہم میں سے کس کا دل نہیں چاہتا ہے کہ سارے لوگوں میں سب سے اچھا بن جائے؟ تو ہمارے لیے پیارے نبی ﷺ ایک اور خوشخبری دی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن کا علم حاصل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے یہ بات سن کر تو ہم کبھی بھی قرآن پڑھتے وقت بور نہیں گے اور بہت شوق سے قرآن سیکھیں گے۔

3- اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ کی کتاب ہی اللہ کی وہ رسی ہے جو آسمان سے زمین تک پہنچی ہوئی ہے۔اس کا مطلب ہوا کہ ہم دنیا میں اکیلے نہیں ہیں اگر ہم قرآن کو مضبوطی سے تھام لیں تو ہمیں یہ اللہ تعالیٰ سے جوڑ دے گا۔اور ہمیں گمراہ نہیں ہونے دے گا۔ان شاء اللہ

<u>کرنے کے کام</u>: پیارے بچو! اتنی بہت ساری باتیں تو ہم نے سمجھ لیں اب ذرا ہم دہراتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا ہے۔اگر ہم رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا چاہتے ہیں تو۔۔۔۔

☆ رسول اللہ ﷺ پر دل اور زبان سے ایمان لائیں۔

☆ ان کا ادب واحترام کریں محبت+اطاعت=اتباع

☆ ان کی مدد کریں پہلے خود ان کے پیغام پر عمل کریں اور پھر دوسروں تک پہنچائیں۔

☆ جو کتاب رسول اللہ ﷺ لے کر آئے ہیں یعنی قرآن اس سے چمٹ جائیں۔

ہم میں سے جو بھی یہ چاروں کام کرنے کی پوری کوشش کرے گا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا ایک وعدہ ہے۔

﴿اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

''یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں''

مختصر سوالات:

1- وہ کون سی چیز ہے جس کو ہم مظبوطی سے پکڑے رکھیں گے تو گمراہ نہیں ہوں گے؟

2- قوموں اور انسانوں کو کس چیز کی وجہ سے عزت ملتی ہے؟

3- اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا حکم دیا؟

تفصیلی سوالات:

1- نبی اکرم ﷺ نے کس بات پر خوشیاں منانے کا کہا ہے؟

2- ہم سب لوگوں میں سب سے بہترین کیسے بن سکتے ہیں؟

3- اللہ کی رسی کیا ہے؟

4- کرنے کے کام کیا ہیں؟

راہ نجات

﴿ کامیابی کا راستہ ﴾

(سورۃ العصر کی روشنی میں)

پیارے بچو! ہم نے ''مسلمانوں پر قرآن مجید کے حقوق'' میں پڑھا تھا کہ قرآن مجید کے ہم پر پانچ حقوق ہیں آیئے ان کو دہرا لیں۔

☆ اس پر ایمان لایا جائے ☆ اس کی تلاوت کی جائے

☆ اس کو سمجھ کر پڑھا جائے ☆ اس پر عمل کیا جائے

☆ اسے دوسروں تک پہنچایا جائے

سورۃ العصر کی اہمیت

پیارے بچو! اللہ کا لاکھ شکر اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا ہے۔اور ہمارا ایمان ہے کہ قرآن اللہ کی کتاب ہے آپ لوگ یقیناً قرآن پر دل سے یقین پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے اور آپ نے باقاعدگی سے تلاوت بھی شروع کر دی ہوگی۔ان مرحلوں کے بعد قرآن مجید کو سمجھنے کا وقت آتا ہے۔ویسے تو پورا قرآن ہی ہدایت سے بھرپور ہے۔اور اس کا کوئی حرف زیر زبر بھی بے معنی نہیں ہے لیکن کچھ سورتیں ایسی ہیں جن کو اگر ہم اچھی طرح سمجھ لیں تو ہمارے لیے باقی قرآن کو سمجھ لینا آسان ہو جائے گا اللہ کے فضل سے۔

تو آیئے سب سے پہلے ہم سورۃ العصر سے آغاز کرتے ہیں۔یہ سورۃ آپ سب کو یاد ہوگی۔ سب سے پہلے ہم اس سورۃ مبارکہ کی اہمیت کو سمجھیں گے۔

صحابہ کرامؓ کا طریقہ:

پیارے بچو! ایک صحابی جن کا نام ''سیدنا ابومزینہ دارمیؓ'' ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی دو صحابہؓ جب آپس میں ملاقات کرتے تو واپس جاتے وقت پہلے ایک دوسرے کو سورۃ العصر سناتے تھے۔اور پھر رخصت ہوتے اور سلام کہتے۔

امام شافعیؒ کے دو اقوال:

پیارے بچو! آپ نے امام شافعیؒ کا نام تو سنا ہوگا۔ وہ فرماتے ہیں کہ

(۱) لَوْ تَدَبَّرَ النَّاسُ هٰذِهِ السُّوْرَةَ لَوَسِعَتْهُمْ

''اگر لوگ اس سورۃ (العصر) پر غور کریں تو ان کو اس میں ایسی باتیں معلوم ہوں گی کہ وہ ہدایت حاصل کرلیں گے''۔

(۲) لَوْلَمْ يُنَزِّلْ مِنَ الْقُرْاٰنِ سِوَاهَا لَكَفَتِ النَّاسَ

''اگر قرآن پاک میں سوائے اس سورۃ مبارکہ کے کچھ بھی نازل نہ ہوتا تو صرف یہ سورہ ہی لوگوں (کی ہدایت) کے لیے کافی ہوتی''۔

تو آپ نے دیکھا کہ یہ چھوٹی سی سورہ کس قدر اہمیت رکھتی ہے۔ اب ہم اس کو تفصیل سے پڑھتے ہیں تاکہ خود دیکھیں کہ اس سورۂ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا قیمتی باتیں بتائی ہیں۔

﴿سورۃ العصر﴾

وَالْعَصْرِ (۱) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (۲) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (۳)

''زمانے کی قسم (۱) بے شک تمام انسان خسارے میں ہیں (۲) سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی (۳)''

بچو! سورہ العصر ہمیں اس راستے کا پتہ بتاتی ہے جس پر چل کر ہم اپنے رب کو راضی اور خوش کر سکتے ہیں۔ اور آخرت میں عذاب سے بچ سکتے ہیں اسی لیے اس کتاب کو ہم نے ''کامیابی کا راستہ کا نام دیا۔

سوالات:

1 - مسلمانوں پر قرآن مجید کے کیا حقوق ہیں؟

-2 صحابہ کرامؓ سورۃ العصر کو کس طرح اہمیت دیتے تھے؟

-3 امام شافعیؒ نے سورۃ العصر کے بارے میں کیا فرمایا؟ کوئی سا ایک قول سنائیں؟

-4 سورۃ العصر سنائیں؟

5- سورۃ العصر کا ترجمہ سنائیں؟

6- اس کتاب کا نام کامیابی کا راستہ کیوں ہے؟

سورۃ العصر کے مختلف الفاظ کے معنی اور مفہوم:

آیئے آب ہم اس سورۃ کے مختلف الفاظ کا معنی اور مفہوم سمجھتے ہیں۔

"والعصر" عصر سے مراد ہے ''تیزی سے گزرتا ہوا زمانہ'' یہ زمانہ وہ ہے جو سیدنا آدمؑ سے لے کر آج تک موجود ہےا اور گزرتا جا رہا ہے اس زمانے نے اللہ کے نافرمانوں کو ہلاک اور تباہ ہوتے دیکھا ہے اور اللہ کے ماننے والوں کو کامیاب ہوتے دیکھا ہے۔اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس کی قسم کھائی ہے۔تاکہ ہم ہوشیار (Alert) ہو جائیں کہ یہ زمانہ ہمارے اوپر بھی گواہ ہے۔

"خسران" اس کا سادہ سا مطلب تو ہے 'خسارہ / نقصان / تباہی''۔لیکن یہ وہ خسارہ یا failure نہیں ہے جو ہم اکثر زندگی میں برداشت کرتے ہیں۔کیونکہ عام طور پر جب کبھی ہمیں ناکامی ہوتی ہے یا کوئی چیز ہم سے چھن جائے یا ٹوٹ جائے یا ہم کسی امتحان میں فیل ہوں یا ٹیسٹ میں نمبرز کم آئیں تو ہمارے لیے اس میں آئندہ بہتر کام کرنے کی گنجائش موجود ہوتی ہے۔مثلاً

- آج ٹیسٹ میں نمبرز کم آئے تو کل کے ٹیسٹ کے لیے زیادہ محنت کر سکتے ہیں۔
- آج میچ ہار گئے تو کل جیت بھی جائیں گے۔
- کوئی کھلونا یا کوئی چیز ٹوٹ گئی تو اگلی بار محتاط ہو کر کھیلیں گے / یا اور آجائے گی۔

بچو! یہ سب نقصان پورے کئے جا سکتے ہیں لیکن سورۃ العصر میں جس خسارے کا ذکر ہے اگر ہو گیا تو ہم کبھی بھی اس کو پورا نہیں کر سکیں گے۔وہ خسارہ ہے آخرت کا ''خسارہ''۔

جب ہم مرنے کے بعد دوبارہ اٹھ کر اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ہمیں ہمارا رزلٹ دیں گے تو اگر ہمارا رزلٹ خراب ہوا تو؟؟؟؟

اور جب وہاں ہمارے ان کاموں کی ویڈیو چلائی جائے گی جو ہم نے امی، ابو، ٹیچرز یا دوستوں سے چھپ کر کیے ہوں گے تو! ہم کیا کریں گے؟؟؟؟

ہم اللہ تعالیٰ سے رو رو کر فریاد کریں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک بار پھر دنیا میں واپس بھیج دیں۔ہم بالکل نیک اور اچھے بن جائیں گے لیکن وہاں سے واپسی کا راستہ بند ہو چکا ہوگا۔۔جو چلا گیا سو چلا گیا۔

یہ ہے اصل خسارہ:۔۔

اللہ تعالیٰ نے سورۃ التغابن میں فرمایا:۔

﴿يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ط وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًاط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ (٩) وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاط وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ (١٠)﴾

''اس دن (کیا ہوگا) جب وہ تم سب (انسانوں/جنوں) کو جمع کرے گا وہ جمع کرنے کا دن ہوگا۔ اور اصل ہار جیت کے فیصلے کا دن ہوگا۔ تو جو اللہ پر ایمان لائے اور نیک کام کرے تو اللہ اس کے گناہ اور برائیاں دور کرے دے گا اور اس کو ایسے باغوں میں لے جائے گا جن کے دامن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ اور وہ وہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ (۹) اور جن لوگوں نے (کفر کیا) اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ آگ والے ہوں گے اور ہمیشہ اسی میں رہیں گے اور وہ بہت بری جگہ ہے (۱۰)''

سوالات:

1- والعصر سے مراد کون سا زمانہ ہے؟
2- اللہ تعالیٰ نے زمانے کی قسم کیوں کھائی؟
3- خسران کا سادہ مطلب کیا ہے؟
4- عام زندگی میں جب ہمیں کوئی نقصان یا ناکامی failure ہو تو کیا ہوتا ہے؟ (مثال دیں)
5- سورۃ العصر میں جو خسارہ بتایا گیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟
6- اصل خسارہ کیا ہے؟
7- کیا ہم آخرت میں فیل ہونے کے بعد دوبارہ دنیا میں آسکیں گے؟
8- اصل ہار جیت کے فیصلے کا دن کون سا ہے؟
9- کون لوگ جنت میں جائیں گے؟
10- کیا ہم کچھ عرصے بعد جنت سے نکل جائیں گے؟
11- کون لوگ آگ والے ہیں؟
12- آگ کیسی ہوتی ہے؟

﴿ایمان﴾

ایمان کامفہوم

پیارے بچو! کیا کبھی آپ لوگوں نے سوچا کہ میں کون ہوں؟ کہاں سے آیا ہوں؟ کیوں پیدا کیا گیا؟ یہ دنیا شروع ہی سے ایسی تھی؟ یہ کب اور کیسے ختم ہوگی؟ جب ہم سب ختم ہو جائیں گے تو آخر میں کیا ہوگا؟

بچو! شروع کے زمانے سے ہی بہت سے لوگ ایسے تھے جو اس طرح کے خیالات رکھتے تھے اور اس طرح کی باتیں سوچتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کچھ خاص بندوں کو ہماری طرف بھیجا کہ جاؤ اور جا کر میرے بندوں کو ان سوالات کے جوابات بتا دو۔

اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کے پاس خاص علم تھا جسے ''وحی'' کہتے ہیں۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ ان کو ''نبی اور رسول'' کہتے ہیں۔ ان نبیوں اور رسولوں نے انسانوں کو بتایا کہ:

1- یہ دنیا نہ ہمیشہ سے تھی نہ ہمیشہ رہے گی۔ بلکہ اس کو پیدا کرنے والی اللہ کی ذات ہے اور بس وہی ہمیشہ سے ہے اور رہے گا۔

2- اللہ تعالیٰ ہر طرح کے کمال اور سارے خوبیوں والا ہے اور وہ اکیلا اس ساری دنیا کا نظام چلا رہا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔

3- اس نے تم کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور تمہاری یہ زندگی عارضی ہے یعنی ختم ہو جائے گی۔ یہاں تم اللہ کی عبادت کے لیے آئے ہو۔

4- پھر تم کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور وہ تمہاری اصلی اور ہمیشہ کی زندگی ہوگی۔ جو کام تم نے دنیا کی زندگی میں کیے اس کے مطابق آخرت کی زندگی ہوگی۔

5- اللہ تعالیٰ نے ہم کو بھیجا تا کہ ہم تم کو یہ سب باتیں بتا دیں۔ اور یہ بھی بتا دیں کہ وہ کون سا طریقہ ہے جس سے تم اللہ کو راضی کر سکتے ہو۔ اس لیے اللہ پر ایمان لاؤ اور ہماری اطاعت کرو۔

آپ کو بتاتے چلیں کہ ایمان کے دو حصے ہیں۔

ایمان

زبان سے اقرار — دل سے ماننا

زبان سے اقرار کرنا اور دل سے تصدیق کرنا کہ

- اللہ ہمارا رب ہے۔ اکیلا ہے اور تمام خوبیوں کا مالک ہے۔
- اللہ کے رسولوں کو سچا ماننا اور ان کی باتوں پر ایمان لانا۔
- اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا
- اللہ کے فرشتوں کو ماننا۔
- موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کی تصدیق کرنا۔
- اپنے کاموں کا بدلہ ملنے کا اقرار۔
- جنت و دوزخ کے حق ہونے کا اقرار۔

اب جو بچہ یہ سوچے گا اللہ تعالیٰ میرا رب اور مالک ہے، مجھے اس کے حکم پر عمل کرنا ہے تاکہ میں اس کو راضی کرسکوں۔ وہ یقیناً اللہ کے رسولوں اور کتابوں پر بھی دل سے ایمان لائے گا اور کوشش کرے گا کہ زیادہ سے زیادہ نیک کام کرے گا تاکہ آخرت میں کامیاب ہو کر جنت حاصل کرسکے۔ اسی لیے یہاں ایمان کے بعد عمل صالح کا ذکر کیا گیا ہے۔

﴿عمل صالح﴾

اچھے بچو! اگر ہم نے اپنے رب کو راضی کرنا ہے تو ''اعمال صالح'' کرنا ہوں گئے۔
عمل کا مطلب ہے ''کام'' اور صالح کا مطلب ہے ''نیک''
عمل صالح دو چیزوں سے مل کر بنتا ہے:

- اللہ کے لیے ہو یعنی اللہ کو راضی کرنے کی نیت سے ہو۔
- سنت رسول ﷺ کے مطابق ہو۔

مثلاً **نماز**۔ اس لیے پڑھیں کہ اللہ کا حکم ہے۔ اور اس طریقے سے پڑھیں جیسا کہ پیارے

نبیؐ نے سکھایا ہے۔آپ جو بھی کام دن بھر کریں مثلاً قرآن کی تلاوت کرنا ،غریبوں کی مدد کرنا،سب سے اچھے اخلاق سے پیش آنا ،بہن بھائیوں اور امی ابو کی مدد کرنا وغیرہ تو دل میں یہ نیت رکھیں کہ میرا اللہ مجھ سے خوش ہوگا (یہ نہیں سوچنا کہ لوگ مجھے اچھا بچہ سمجھیں گے)اور ہر کام اس طرح کریں جیسے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے بتایا ہے تو آپ کی نیکی قبول ہو جائے گی۔ (ان شاء اللہ)

ان تمام کاموں کے علاوہ آپ کا سونا، جاگنا، کھانا پینا،،واش روم جانا اور آنا ،کپڑے بدلنا وغیرہ سب کچھ سنت کے مطابق ہوگا تو اس پر اللہ راضی ہوگے اور آپ کو اجر دیں گے۔

(ایمان)سوالات:

1- اللہ کے خاص بندوں کے پاس کون سا علم تھا؟
2- ان خاص بندوں کو کیا کہتے ہیں؟
3- نبیوں اور رسولوں نے ہمیں دنیا کے متعلق کیا بتایا؟
4- اللہ کے متعلق کیا بتایا ہے؟
5- کیا ہم اس دنیا میں ہمیشہ رہیں گے؟ یہاں ہم کیا کرنے آئے ہیں؟
6- ہماری اصل زندگی کون سی ہے؟
7- آخرت کی زندگی کیسی ہوگی؟
8- کن باتوں کا زبان سے اقرار کرنا اور دل سے ماننا ضروری ہے؟

(عمل صالح)سوالات:

1- عمل صالح کیوں کرنا چاہیے؟
2- عمل کا کیا مطلب ہے؟
3- صالح کا کیا مطلب ہے؟
4- عمل صالح کن دو چیزوں سے مل کر بنتا ہے؟
5- روزمرہ کے کاموں میں کیا بات ذہن میں رکھنی چاہیے؟
6- نیک کام کس لیے کرنے ہیں؟

﴿تواصی بالحق﴾

''تواصی'' کا مطلب ہے ایک دوسرے کو تلقین/نصیحت کرنا۔اور**''حق''** کا مطلب ہے سچ یعنی آپس میں ایک دوسرے کو چھوٹی سے چھوٹی بات سے لے کر بڑی سے بڑی باتوں میں سچی اور حقیقی بات کا بتانا۔

اپنے بہن بھائیوں اور دوستوں/سہیلیوں کو:

☆ نیک کاموں کے بارے میں بتانا، برے اور غلط کاموں سے روکنا۔

☆ آپس میں اچھا سلوک کرنے کی تلقین کرنا۔

☆ ظلم کرنے، جھوٹ بولنے، چوری کرنے، دھوکا دینے، گالم گلوچ اور لڑائی جھگڑا کرنے سے خود کو روکنا۔

☆ نیک سلوک کرنے، رحم دلی کرنے، سچ بولنے، امانت کی حفاظت کرنے اور صلح صفائی سے رہنے کی نصیحت کرنا۔

﴿تواصی بالصّبر﴾

اس کا مطلب ہے آپس میں ایک دوسرے کو صبر کی نصیحت کرنا۔

صبر کا مطلب

پیارے بچو! جب ہم کو معلوم ہو جائے گا کہ کیا بات صحیح ہے اور کیا غلط ہے تو اس پر قائم رہنا صبر کہلاتا ہے۔

☆ اللہ کا حکم ماننے میں اگر ہمیں کوئی مشکل پیش آئے تو اس کو اچھے طریقے سے برداشت کرنا بھی صبر ہے۔

☆ ہم کسی کو برے کام سے روکیں یا نیک کام کی طرف بلائیں اور وہ ہمارا مذاق اڑائے اور ہمیں ڈانٹے تو اس کو برداشت کرنا بھی صبر ہے۔

☆ مثلاً......نماز پڑھنا، قرآن کی تلاوت کرنا، بدتمیزی نہ کرنا سچ بولنا وغیرہ۔ یہ سب کام ایک دو دن کے لیے نہ ہوں بلکہ ساری زندگی ان کاموں پر عمل کرنا ہے۔ غلطی ہو جائے

تو توبہ کر لیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت محبت کرتے ہیں۔

☆ ہوسکتا ہے آپ کھیل کود میں مشغول ہوں اور نماز کا وقت آ جائے۔ کھیل چھوڑنے کا دل نہ چاہے لیکن صبر کرنا ہے کھیل کی قربانی دینا ہوگی۔

☆ ہوسکتا ہے آپ اپنے کسی بہن یا بھائی کو کسی برے کام سے روکیں اور وہ آپ کا مذاق اڑائے یا آپ کو برا بھلا کہے۔ یہ بھی صبر کا وقت ہے۔ یاد رکھیں اللہ آپ کے ساتھ ہے۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ﴾

سوالات:

1- تواصی کا کیا مطلب ہے؟

2- حق کا مطلب کیا ہے؟

3- تواصی بالحق سے کیا مراد ہے؟

4- صبر کا کیا مطلب ہے؟

5- صبر کی چند مثالیں دیں۔

6- اللہ تعالیٰ کن لوگوں کے ساتھ ہے؟

سورۃ العصر کے بارے میں ۴ بنیادی باتیں

ہم نے اس سورۃ میں مشکل الفاظ کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے۔ اب اس سورۃ کے بارے میں 4 بنیادی باتیں سمجھ لیں۔

(۱) نزول

یہ سورہ مکہ مکرمہ میں اس وقت نازل ہوئی جب اللہ کے نبی سیدنا محمد ﷺ نے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانا شروع کیا تھا۔ یعنی یہ سورۃ قرآن کی ابتداء میں نازل ہونے والی سورتوں میں سے ایک ہے۔

(۲) چھوٹی سورۃ

یہ قرآن پاک کی سب سے چھوٹی سورتوں میں سے ہے۔ کچھ اور سورتیں مثلاً سورۃ الکوثر اور سورۃ النصر بھی ہیں۔

(۳) قیمتی باتیں

یہ اگرچہ چھوٹی سی سورت ہے لیکن اس کے معنی پر غور کریں تو بہت سی قیمتی باتیں بتائی گئی ہیں۔

(۴) بہت سادہ اور آسان

اس کے الفاظ بہت سادہ اور آسان ہیں۔ مثلاً پہلا لفظ ''والعصر'' ہے اس لفظ سے ہم بہت مانوس ہیں۔ کیونکہ ہماری نمازوں میں سے ایک کا نام ''عصر'' ہے اس کے علاوہ لفظ ''انسان بھی ہے۔

''خسر'' سے ملتا جلتا لفظ خسارہ ہے جو ہماری عام زبان میں استعمال ہوتا ہے۔

ایمان اور عمل جیسے لفظ بھی بہت آسان ہیں۔

سورۃ العصر سے حاصل ہونے والے ۴ نتائج

☆ کامیابی اور ناکامی کا صحیح معیار۔

☆ یہ چار باتیں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہیں

☆ چاروں باتیں لازمی compulsory ہیں۔

☆ اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔

سوالات:

1- سورۃ العصر کے بارے میں چار بنیادی باتیں کیا ہیں؟

2- سورۃ العصر سے حاصل ہونے والے چار نتائج کیا ہیں؟

(۱) کامیابی اور ناکامی کا صحیح معیار:

پیارے بچو! ہم میں سے ہر ایک نے مستقبل کے لیے کوئی نہ کوئی پلاننگ کر رکھی ہوتی ہے۔ آپ کے سکول میں بھی آپ سے مضمون/Essay لکھوایا جاتا ہے'' My aim in life''۔ آپ سے جو بھی ملتا ہے وہ پوچھتا ضرور ہے کہ ''بڑے ہو کر کیا بنو گے؟'' تو جب ہم یہ طے کر لیتے ہیں کہ ہمیں ڈاکٹر یا انجینئر بننا ہے، MBA یا C.A کرنا ہے۔ تو ہم خوب دل لگا کر محنت کرتے ہیں تاکہ ہم اپنا مقصد حاصل کرسکیں۔ آئیں دیکھتے ہیں عام طور پر ہم خود کو کامیاب کب سمجھتے ہیں؟

☆ بہت سا پیسہ ہو۔

☆ بڑا سا شاندار گھر ہو

☆ Latest ماڈل اور اچھے برانڈ کی کار ہو۔

☆ لوگوں میں مشہوری ہو۔

☆ کوئی کھلاڑی ہو تو وہ چاہے گا کہ ایسے ریکارڈ بنائے جو کسی نے نہ بنائے ہوں۔

☆ (ٹیچر بچوں سے ان کے خیالات بھی پوچھ سکتی ہے)

یہ سب کچھ مل جائے تو ہم کامیاب ہیں اگر نہ مل سکے تو ناکام یہ ہمارا معیار ہے

سورۃ العصر ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ کے نزدیک کامیاب کون ہے!!!

سورۃ العصر ہمیں بتاتی ہے کہ تمام انسان چاہے امیر ہوں یا غریب

سب کے سب ناکام ہیں جب تک کہ ان 4 باتوں پر عمل نہ کریں

1- ایمان (دل سے) 2- عمل صالح (نیک کام)

3- تواصی بالحق 4- تواصی بالصبر

مثال نمبر(۱):

فرعون، قارون، نمرود کے پاس دنیا کی بادشاہت اور بے تحاشا دولت تھی۔ لیکن وہ ایمان والے نہ تھے۔ ان کا نجام ہم سب جانتے ہیں اسی طرح آج کی دنیا میں بھی بہت سی مثالیں مل جائیں گی کہ اکثر لوگ جو دنیا کے اعتبار سے کامیاب تو ہیں لیکن ایمان، عمل صالح، تواصی بالحق، تواصی بالصبر سے محروم ہیں تو اللہ کے نزدیک ان کے مال و دولت کی کوئی اہمیت نہیں ہے اور ان کا مال آخرت میں ان کے کوئی کام نہیں آئے گا۔

مثال نمبر(۲):

اللہ کے نبی اور رسول ﷺ زیادہ تر سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور اسی طرح انبیاء و رسل ؑ بھی دنیا کی مال و دولت سے دل لگانے کی بجائے آخرت کی تیاری میں مگن تھے سیدّ نا بلال ؓ، سیدّ نا ابو ہریرہ ؓ اور دیگر صحابہ ؓ کی مثالیں ہمارے ہے اور یہ سب اللہ کے محبوب بندے تھے۔

مثال نمبر (۳):

اللہ کے نبی حضرت سلیمانؑ کے پاس ایسی بادشاہت تھی جو دنیا میں آج تک کسی اور کے پاس نہیں ہے اور نہ ہوگی لیکن وہ اللہ کے فرمانبردار اور شکر کرنے والے انسان تھے۔ سیدّ نا عثمان غنیؓ اور کئی صحابہ کرامؓ نے اپنے مال کے ساتھ دین اسلام کو طاقت دی اور اللہ کی رضا حاصل کی۔

نوٹ:

اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگر کسی کے پاس مال و دولت ہو تو وہ برا انسان ہے۔ یہاں یہ مثالیں دینے کا مقصد یہ ہے کہ روپیہ پیسہ کامیابی کا معیار نہیں ہے۔ لیکن اگر کسی کے پاس دنیاوی مال و دولت ہے اور وہ اللہ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے تو ایسا انسان رشک کے قبل ہے۔

تو اصل چیز......ایمان، نیک عمل، آپس میں ایک دوسرے کو حق بات بتانا اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرنا ہے۔

سوالات:

1- ہم خود کو کامیاب کب سمجھتے ہیں؟
2- سورۃ العصر ہمیں کیا بتاتی ہے؟
3- کامیابی کا معیار اللہ کے نزدیک کیا ہے؟
4- کچھ لوگ دنیا میں کامیاب ہوتے ہیں لیکن اللہ کے ہاں ناکام رہتے ہیں۔ مثال دیں اور کیوں
5- کچھ لوگوں کے پاس دنیا کا سامان کم سے کم ہوتا ہے لیکن وہ اللہ کے محبوب ہیں کیوں؟
6- ان لوگوں کی مثالیں دیں جو اپنے مال و دولت کے ساتھ اللہ کی رضا حاصل کرتے ہیں؟
7- اصل چیز کیا ہے؟

(۲) یہ چار کام کامیابی حاصل کرنے کے لیے ضروری ہیں:

سورۃ العصر کو پڑھنے سے ہمیں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اگر ہم نے ایمان، عمل صالح، تواصی بالحق اور تواصی بالصبر نہ کیا تو ہمیں آخرت کے ہمیشہ رہنے والے خسارے سے کوئی نہیں بچا سکتا۔

اس کے علاوہ یہ چاروں کام ہمیں آخرت میں پاسنگ مارکس دلوا سکتے ہیں۔ High Grades کے لیے ان پر مستقل قائم رہنا اور مزید محنت کرنا ہوگی۔

(۳) یہ چاروں کام لازمی (Compulsory) ہیں:

پیارے بچو! یہ چاروں کام بہت ہی ضروری ہیں۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم ایمان تو لے آئیں لیکن نیک کام سے جی چرائیں۔ یا خود تو نیک عمل کر لیں لیکن دوسروں تک نہ پہنچائیں۔

اصل میں یہ چاروں کام آپس میں جڑے ہوئے ہیں یعنی:

ایک شخص جو اللہ پر اس کے رسولوں، کتابوں پر اور آخرت پر دل سے ایمان رکھتا ہے وہ لازماً آخرت میں کامیاب ہونے اور اللہ کو خوش کرنے کے لیے رسول ﷺ کی باتوں پر عمل کرے گا اور قرآن میں جو حکم دیئے گئے ہیں ان پر عمل کرے گا اور جن باتوں سے روکا گیا ہے ان سے باز رہے گا۔ اسی طرح جب ہم نیک عمل پر قائم رہیں گے تو لازمی طور پر ہمارے اردگرد کے لوگ ہم سے سبق حاصل کریں گے۔ جب آپ کھیل چھوڑ کر نماز پڑھنے جائیں گے تو خود بخود آپ کے بہن بھائیوں اور دوستوں کو معلوم ہو جائے گا کہ نماز ضروری ہے۔ اور پھر جب آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ نیکی کرنے سے آپ جنت حاصل کر سکتے ہیں اور برائی کرنے سے خدانخواستہ آگ میں جا سکتے ہیں تو آپ ضرور یہ باتیں اپنے بہنبھائیوں اور دوستوں سے بھی شیئر کریں گے تا کہ وہ بھی آگ سے بچ سکیں اور جنت میں جا سکیں تو یہی تواصی بالحق ہے۔

اور پھر بچو! ضروری تو نہیں کہ جب آپ کسی کو برے کام سے روکیں تو وہ فوراً آپ کی بات مان لے تو ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ کچھ لوگ آپ سے ناراض ہو جائیں اور آپ سے دوستی ختم کر لیں۔ لیکن آپ نے پریشان نہیں ہونا اور اپنے کام پر مضبوطی سے جمے رہنا ہے۔ جیسا کہ ہمارے نبی سیّدنا محمد ﷺ نے جب لوگوں کو دین کی طرف بلایا تو وہ لوگ جو ہمیشہ آپ ﷺ کی تعریفیں کرتے تھے اور آپ ﷺ کو صادق اور امین کہتے تھے وہی آپ ﷺ کی جان کے دشمن ہو گئے۔ پیارے نبی ﷺ کو ہر طرح کی تکلیفیں دیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ طائف میں پیارے نبی ﷺ کے ساتھ کیا ہوا تھا لیکن آپ ﷺ نے کسی کو برا نہیں کہا بلکہ سب کے لیے دعا کی اور سب سے بڑھ

کر یہ کہ آپ ﷺ نے اپنا کام نہیں چھوڑا۔تو ہمیں بھی صبر سے اور ہمت سے کام لینا ہے۔کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین پر عمل کرنے اور قائم رہنے کی توفیق دے اور ہمارے لیے ڈھیروں آسانیاں کرے۔آمین

(۴)ان باتوں میں کسی شک کی گنجائش نہیں ہے

پیارے بچو! ہمیں ان باتوں میں کسی قسم کا شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ باتیں اللہ نے بتائی ہیں جو سب سے سچا ہے۔اللہ کے رسول ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں کیونکہ وہ انسانوں میں سب سے زیادہ سچے ہیں۔اس کتاب میں نازل ہوئی ہیں جو دنیا کی سب سے سچی کتاب ہے کیونکہ اللہ کی کتاب ہے۔اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے قسم کھا کر اپنی بات میں زور پیدا کیا ہے۔

سوالات:

1- یہ چاروں کام ہمیں پاس کرواسکتے ہیں۔High Grades کے لیے ہمیں کیا کرنا ہوگا؟
2- کیا ہم ان میں سے کوئی کام چھوڑ سکتے ہیں؟
3- ایمان کے بعد عمل صالح کیسے آئے گا؟
4- عمل صالح اور تواصی بالحق کا آپس میں کیا تعلق ہے؟
5- تواصی بالصبر کیوں ضروری ہے؟
6- کیا ان باتوں میں شک کی گنجائش ہے؟نہیں تو کیوں؟

﴿نیکی کی حقیقت﴾

سورۃ بقرہ کی آیت نمبر 177 کی روشنی میں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! پیارے مسلمان بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ کرے۔ امید ہے پچھلے اسباق آپ لوگ اچھی طرح سمجھ چکے ہوں گے۔ بچو! آپ لوگ ان کتابوں کو بار بار پڑھا کریں ہر دفعہ جب آپ پڑھیں گے تو آپ کو نئی باتیں سیکھنے کو ملیں گی۔ ان شاء اللہ۔

تعارف:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم نے سورۃ العصر سے قرآن پاک کو سمجھنے کا سلسلہ شروع کیا تھا۔ یہ کتاب اس کا دوسرا حصہ ہے اور اس میں ہم سورۃ البقرۃ کی ایک آیت پڑھیں گے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے کہ ''نیکی اصل میں کیا ہے'' اس لیے اس کتاب کا نام ''نیکی کی حقیقت ہے''۔

آیئے پہلے اس آیت کی تلاوت کر لیتے ہیں۔

﴿ لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ج وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ لا وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ ج وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ج وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ج وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ط وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (١٧٧)﴾

''نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے چہرے مشرق اور مغرب کی طرف پھر دو، بلکہ اصل نیکی اس کی ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور کتابوں اور انبیاء پر۔ اور اس نے مال کی محبت کے باوجود رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافر کو اور مانگنے والوں کو اور گردنوں کے چھڑانے میں مال خرچ کیا۔ اور اس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی۔ اور وہ

جب کوئی وعدہ کریں تو اسے پورا کرنے والے ہیں اور خصوصاً فقر و فاقہ میں اور تکلیف کے وقت اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے ہیں۔ یہ لوگ حقیقت میں واقعی سچے ہیں اور یہی لوگ حقیقت میں واقعی متقی ہیں''۔

بنیادی باتیں:

1- سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ ایک '' آیت '' ہے۔آپ لوگ حیران ہوں گے کہ سورۃ العصر ایک مکمل سورۃ تھی اور اتنی چھوٹی سی تھی اور یہ صرف ایک آیت ہے اور اس سے بڑی ہے تو بچو! یہ بات یاد رکھیے کہ قرآن میں آیات چھوٹی بھی ہوتی ہیں اور بڑی بھی ہیں۔ جیسے وَالْعَصْرِ O یہ ایک آیت ہے جبکہ آیت الکرسی جیسی بڑی آیات بھی ہیں۔اور یہ بھی ہے جو ہم اس وقت پڑھ رہے ہیں۔

2- دوسری بنیادی بات یہ ہے کہ اس آیت میں بھی تقریباً وہی باتیں بتائی گئی ہیں جو سورۃ العصر میں بتائی گئی ہیں۔یعنی ایمان، عمل صالح، تواصی بالحق اور تواصی بالصبر۔ یہاں پر ان کو ذرا مزید وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔اور آگے چل کر ہم اس کو مزید سمجھیں گے۔

3- جس طرح سورۃ العصر میں کامیابی کا راستہ بتایا گیا ہے۔تو یہاں نیکی کی اصل تعریف بیان کی گئی ہے۔نیکی کو عربی میں ''برّ'' کہتے ہیں۔اس وجہ سے اس آیت کو ''آیۃ البرّ'' کہا جاتا ہے۔

سوالات:

1- اس کتاب کا نام نیکی کی حقیقت کیوں ہے؟

2- آیۃ البر کو یاد کیجیے۔

3- اس آیت کو آیۃ البر کیوں کہتے ہیں؟

4- برّ کا بنیادی مطلب کیا ہے؟

5- آیۃ البرّ کے بارے میں تین بنیادی باتیں بتائیے؟

نیکی کو سمجھنا کیوں ضروری ہے؟

پیارے بچو! ہمارا جسم دو حصوں پر مشتمل ہے۔ 1- مادی جسم 2- روح

☆ مادی جسم وہ ہے جس کو ہم دیکھ سکتے ہیں اور محسوس کر سکتے ہیں اس لیے کچھ چیزیں ہیں جو ضروری ہیں اور ان کے بغیر ہمارا جسم زندہ نہیں رہ سکتا۔ مثلاً ہوا، پانی، کھانا وغیرہ۔

☆ روح ہمارے جسم کا وہ حصہ ہے جو نظر نہیں آتا۔ اس کو نیکی کر کے سکون ملتا ہے۔ نماز، تلاوت قرآن وغیرہ اور اس کے علاوہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب بھی آپ کوشش کر کے کوئی نیک کام کرتے ہیں مثلاً کسی غریب کی مدد کر دینا، امی کی مدد کر دینا، ابو کے کچھ کام ان کے کہے بغیر کرنا، کبھی مار یا ڈانٹ کا ڈر ہو اس کے باوجود سچ بول دینا۔ یہ سب کام کر کے آپ کو اپنے اندر ایک عجیب سی خوشی اور سکون محسوس ہوتا ہے نا؟

نیکی کا اصل مطلب؟؟؟

بچو! اس دنیا میں اگر کوئی بُرے سے بُرا انسان بھی ہو اس کو بھی اپنے اندر موجود روح کو مطمئن اور پر سکون رکھنے کی ضرورت ہوگی۔ اس طرح آپ کو بہت سے لوگ ایسے ملیں گے جو آپ کو مختلف طرح کی نیکیوں کے بارے میں بتائیں گے۔ مثلاً

☆ کوئی کہے گا کہ میں نے اگر کوئی گناہ کیا ہے تو دیکھو میں یہ نیکی بھی کرتا ہوں۔

☆ کوئی ڈاکے ڈالتا اور چوری کرتا ہوگا تو کہے گا کہ میں غریبوں کو بھی تو دیتا ہوں۔

☆ کچھ لوگ ایسے ہیں جو بہت ساری عبادات کرتے ہیں مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ لیکن ساتھ ہی وہ اپنے بزنس میں جھوٹ اور دھوکہ بھی دیتے ہیں، ملاوٹ بھی کرتے ہیں۔

☆ کچھ لوگ بظاہر بہت نیک ہوں گے لیکن ان کے اخلاق اچھے نہیں ہوں گے۔

☆ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمیں انسانوں کے ساتھ اپنے تعلقات اچھے رکھنے چاہیے۔ نماز، روزہ تو اللہ کا اور ہمارا معاملہ ہے۔ وہ بڑا غفور رحیم ہے معاف کر دے گا۔

سوالات:

1- ہمارے جسم کن دو حصوں پر مشتمل ہے؟

2- مادی جسم کی ضرورت کیا ہے؟

3- روح کی ضرورت کیا ہے؟

4- کیا نیکی کرنے کی ضرورت صرف اچھے لوگوں کو ہے؟

5- لوگوں کے نزدیک مختلف لوگوں کے نیکی کے تصورات کیا ہیں؟

6- نیکی کا اصل تصور (concept) معلوم کرنا کیوں ضروری ہے؟

آیت کی تفصیل:

اب ہم اس آیت کو شروع سے تھوڑا تھوڑا پڑھتے اور پھر سمجھتے ہیں۔ ان شاء اللہ

﴿ لَيۡسَ الۡبِرَّ اَنۡ تُوَلُّوۡا وُجُوۡهَكُمۡ قِبَلَ الۡمَشۡرِقِ وَالۡمَغۡرِب ﴾

''نیکی یہی نہیں کہ تم اپنا چہرہ مشرق یا مغرب کی طرف موڑ لو''۔

پیارے بچو! یہاں ایک طرح سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے نیکی کے ہر طرح کے تصور (Concept) کو ختم کر دیا ہے۔ جس کسی کا جو بھی خیال ہے وہ اسے ایک طرف رکھ دے۔ اور اب غور سے سنیے کہ ساری دنیا کا بادشاہ ہمارا رب ہم سے کیا چاہتا ہے۔

﴿ وَلٰكِنَّ الۡبِرَّ مَنۡ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالۡكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ﴾

اور نیکی تو اس کی ہے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور آخرت کے دن پر اور فرشتوں پر اور کتابوں پر اور نبیوں پر

تو آپ نے دیکھا کہ نیکی کا آغاز کہاں سے ہوا ہے؟؟؟ ایمان سے

نیکی اور ایمان کا کیا تعلق ہے؟؟؟ ہے نا سوال!!! اب اس کو سمجھتے ہیں۔

- کیا آپ نے کبھی سوچا کہ کیوں آپ کو سچ بولنا مشکل تو لگتا ہے لیکن اچھا بھی لگتا ہے۔
- کبھی کسی کو دھوکہ دینے میں مزہ آتا محسوس ہوگا لیکن ساتھ ساتھ برا بھی لگے گا۔
- جھوٹ بول کر آپ خود بھی پریشان ہو جاتے ہوں گے۔

تو بچو! اصل بات یہ ہے کہ نیکی اور برائی کی پہچان اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر رکھ دی ہے۔

اچھی بات خود بخود ہمارے دلوں پر اثر کرتی ہے اور غلط بات پر ہمارے اندر سے سگنل (Signal)

آتا ہے کہ یہ ٹھیک نہیں ہے۔ دوسری ایک بہت اہم بات یہ ہے کہ اگر ہم اللہ کو اپنا رب مانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ہمیں ایک دن لوٹ کر اس کے پاس جانا ہے اور اپنے کاموں کا نتیجہ (Result) حاصل کرنا ہے تو ہمارے سارے کام ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

تو یہ تعلق ہے ایمان باللہ اور آخرت پر ایمان کا۔

اللہ پر ایمان:

نیکی کا کام کرنا ہے تو اللہ کی محبت میں کہ مجھے اپنے اللہ کو خوش کرنا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھ سے ناراض ہو جائے۔

آخرت کے دن پر ایمان:

نیکی کرنی ہے قیامت کے دن کے ڈر سے کہ کہیں وہاں فیل نہ ہو جاؤں اور سزا نہ ملے۔

فرشتوں + کتابوں + رسولوں/نبیوں پر ایمان:

بچو! یہ تینوں مل کر ایک ایمان بنتے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں ایمان بالرّسالت۔

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے کیا کروانا چاہتا ہے۔ یہ باتیں اس نے اپنے فرشتے کے ذریعے ہمارے نبیوں اور رسولوں تک پہنچائی ہیں یہی باتیں کتاب کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ لہٰذا یہ تینوں مل کر ارکان بالرسالت ہیں۔ ان کا ماننا اس لیے ضروری ہے کہ اس سے تو ہمیں پتا چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کون ہیں؟ ہمیں اس دنیا میں کیوں بھیجا گیا اور ہمیں آخرت میں کامیاب ہونے کے لیے کیا کرنا ہوگا۔ بالکل اسی طرح جیسے ہم نیکی کا صحیح تصور سمجھ رہے ہیں اللہ کی کتاب سے۔ پھر یہ بات بھی ہے کہ اللہ کی کتاب میں کچھ باتوں کا ذکر ہے مثلاً، نماز۔ لیکن ہمیں نماز کیسے پڑھنی ہے یہ تو ہمیں اللہ کے رسول ﷺ نے سکھایا ہے نا! تو نیکی کیا ہے؟ یہ قرآن پاک سے معلوم ہوگا لیکن کیسے کرنی ہے یہ اللہ کے رسولؐ نے بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایک جگہ فرمایا کہ

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

''تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ کی زندگی بہترین نمونہ ہے''۔

اور

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾

''اے نبیؐ! ان کو کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے پیچھے چلو۔ اللہ بھی تم سے محبت کرے گا''۔

تو نیکی کیوں کرنی ہے	⇦	اللہ کو خوش کرنے کے لئے
تاکہ	⇦	آخرت میں کامیاب ہو سکیں
کس کو Follow کرنا ہے	⇦	رسول اللہ ﷺ کو

سوالات:

1- نیکی کرنا مشکل لگتا ہے لیکن نیکی کر کے خوشی ہوتی ہے۔ اسی طرح برائی کرنا آسان لگتا ہے لیکن برائی کر کے دکھ بھی ہوتا ہے۔ کیوں؟؟؟

2- نیکی کرنے کا اور اللہ پر ایمان کا کیا تعلق ہے؟

3- نیکی کا آخرت کے دن پر ایمان سے کیا تعلق ہے؟

4- ایمان بالرسالت کن تین ایمانیات سے مل کر بنتا ہے؟

5- فرشتوں پر ایمان کیوں ضروری ہے؟

6- کتاب پر ایمان سے کیا ہوگا؟

7- رسول پر ایمان لانا کیسے اہم ہے؟

نیکی کیسے کریں گے؟

﴿وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ﴾

''اور اس نے مال دیا اس کی محبت کے باوجود، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو اور گردنوں کے آزاد کروانے میں''۔

پہلی باتوں کا تعلق ہمارے ایمان سے تھا یعنی یہ بتایا گیا کہ نیک عمل کرنا کیوں ضروری ہے اور ہمارا ایمان نیک عمل کرنے میں ہماری مدد کیسے کرتا ہے؟ اب آگے یہ بتایا جا رہا ہے کہ وہ شخص جو اللہ پر مکمل ایمان رکھتا ہے۔ اور آخرت کے دن کامیاب ہونا چاہتا ہے اس کا کردار کیسا ہے؟ یعنی آگے مختلف قسم کے اعمال صالحہ آ رہے ہیں جو ہم نے کرنے ہیں۔

(۱)انسانی ہمدردی

بچو! نیکی میں سب سے پہلی اور بہت اہم نیکی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو نعمتیں دی ہیں ان کا کچھ حصہ ہم اپنے اردگرد موجود لوگوں کے ساتھ بھی بانٹیں۔ان کی ضروریات پوری کریں اور اگر وہ مشکل یا مصیبت میں ہوں تو ان کی مدد کریں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:۔

﴿لَن تَنَالُوْ االبِرَّ حَتیٰ تُنفِقُوْ مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾

''تم اس وقت تک نیکی کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ جو چیز تم کو پسند ہے اس میں سے خرچ نہ کرو''۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو جو بھی چیز پسند ہو وہ آپ لازماً ساری کی ساری ہی دے دیں بلکہ آپ کے وہ پیسے جو آپ کو جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں وہ بھی آپ کو بہت پسند ہوتے ہیں اور آپ نے یقیناً بہت ساری منصوبہ بندی کی ہوتی ہے کہ جب ہمیں جیب خرچ ملے ہم فلاں چیز خریدلیں۔تو آپ تھوڑا بہت اس میں سے ضرور خرچ کریں چاہے روز کا ایک روپیہ ہی کیوں نہ ہو۔آپ بچے اپنے اپنے گھروں میں ایک ڈبہ بھی بنا کر رکھ سکتے ہیں اور پھر روز اس میں پیسے ڈالتے جائیں۔اور جو پیسے جمع ہوں وہ کسی غریب کو دے دیں۔آپ کسی کو کوئی کتاب بھی دلا سکتے ہیں اور کوئی دوست مشکل میں ہو تو اس کی مدد بھی کر سکتے ہیں۔اس کے علاوہ آپ کی الماری میں کچھ کھلونے ایسے ہوں گے جو بالکل صحیح حالت میں ہوں گے لیکن آپ کا دل بھر چکا ہوگا تو آپ وہ بھی دے سکتے ہیں۔

بچو! ٹوٹی پھوٹی اور بے کار چیز اللہ کی راہ میں نہیں دینی چاہیے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ ان لوگوں کا ذکر بہت محبت سے کیا جو اس کی خوشی کی خاطر اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں۔مثلاً

﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی○ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی﴾

''تو جس نے خوب (مال) دیا اور اللہ کی ناراضی سے ڈرتا رہا۔اور اچھی بات کی تصدیق کی اسے ہم آہستہ آہستہ آسانی کی طرف لے جائیں گے''۔

بچو! یہ آسانی اللہ کی طرف پہنچنے کا راستہ ہے۔اور جنت حاصل کرنا بھی آسان ہے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ لَّا يَرْحَمْ لَا يُرْحَمْ))

''جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اللہ اس پر رحم نہیں کرے گا''۔

مال خرچ کرنے کی ترتیب:

(۱) رشتہ دار:

بچو! آپ کی نیکی سب سے پہلے اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے شروع ہونی چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ آپ گھر کے باہر سب کے ساتھ اخلاق سے پیش آئیں، کسی کی مدد کریں، کسی کو پیسوں کی ضرورت ہو تو اسے پیسے دیں لیکن گھر میں امی ابو/ بہن بھائیوں کے ساتھ آپ کا سلوک برا ہو۔ آپ امی کا کام کرنے سے انکار کر دیں۔ بہن بھائیوں سے چیزیں share نہ کریں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ دیکھا آپ نے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے رشتہ داروں کا ذکر کیا ہے۔ تو آپ بھی آئندہ اس بات کا خیال رکھیں۔

(۲) مساکین:

وہ لوگ جن کے اندر کمانے کی ہمت نہ ہو۔ کمزور ہوں یا اس قابل نہ ہوں کہ وہ خود محنت کر کے کمائیں۔

(۳) یتیم:

وہ بچہ یتیم ہوتا ہے جو 14 سال سے کم ہو اور اس کے ابو فوت ہو جائیں۔ آپ کو اپنے اردگرد ایسا کوئی بچہ ملے تو آپ اس کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ تھوڑا وقت اس کے ساتھ گزاریں اور اس کی مدد کرنے کی کوشش کریں چاہے پڑھائی کے معاملے میں، کھیل میں یا پیسوں میں۔

(۴) مسافر:

بچو! ایک مسافر ہو سکتا ہے کہ اپنے گھر میں اور اپنے شہر میں بہت امیر اور خوشحال ہو لیکن وہ کسی دوسرے شہر یا ملک میں سفر کر کے جائے اور راستے میں اس کی جیب کٹ جائے۔ اس کا سامان گم ہو جائے یا وہ راستہ بھول جائے۔ تو ایسے شخص کی بھی ضرور مدد کرنی چاہیے۔

(۵) مانگنے والے:

اگر راستے میں چلتے ہوئے یا مارکیٹ میں کوئی آپ کے پاس آئے تو اس کی مدد کر دینی چاہیے۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ جو شخص ہمارے پاس آ کر مانگ رہا ہے اس کی کون سی ضرورت ہے یا وہ کتنا مجبور ہے جو یوں آ کر سوال کر رہا ہے۔ (آج کل ایسے لوگ بہت عام ہو چکے ہیں جو بالکل صحیح سلامت ہونے کے باوجود دوسروں کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں یا مختلف قسم کے جھوٹ موٹ بہروپ بنا کر مانگتے ہیں۔ بہتر ہے کہ ایسے معاملات میں آپ اپنی امی یا ابو سے مدد لیں۔

(٦) گردنوں کے چھڑانے میں:

اس سے مراد ہے کہ کوئی ایسا شخص جس نے مجبور ہو کر کبھی کسی سے قرض لیا ہو اور اب وہ اسے ادا نہیں کر سکتا۔ تو آپ اپنے ابو امی کی مدد لے کر اس کا مسئلہ حل کر سکتے ہیں۔ یا کوئی کسی مشکل میں ہو تو اس کی مشکل دور کریں۔ ہو سکتا ہے کوئی دوست یا سہیلی، آپ سے کچھ روپے ادھار مانگیں اور پھر واپس نہ کر سکیں تو آپ اپنے بڑوں کے مشورہ سے اس قرض کو معاف کر سکتے ہیں۔

نوٹ: مال خرچ کرنے کے معاملے میں یہ بات ذہن میں رکھیے کہ اللہ تعالیٰ کسی سے اس کی حیثیت اور استطاعت سے بڑھ کر خرچ کرنے کو کہتے ہی نہیں ہیں۔ بلکہ اپنی ضروریات پوری کرنے کے بعد دوسروں کی مدد کرنے کو کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ایسے بندے پسند ہیں جو نہ کنجوس ہوں اور نہ ہی فضول خرچ بلکہ درمیانی راہ پر چلنے والے ہیں۔

سوالات (انسانی ہمدردی)

1- نیکی میں سب سے پہلی اور اہم نیکی کیا ہے؟
2- نیکی کے مقام تک پہنچنے کے لیے کیا ضروری ہے؟
3- اللہ کے راستے میں کون سی چیز نہیں دینی چاہیے؟
4- مال خرچ کرنے کی ترتیب کیا ہے؟ سب سے پہلے کس کا حق ہے؟
5- یتیم کون ہوتا ہے؟
6- مسکین کسے کہتے ہیں؟
7- گردن چھڑانے کا کیا مطلب ہے؟

8- مسافر کی مدد کرنا کیوں ضروری ہے؟

9- خرچ کرنے کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کیسے لوگوں کو پسند کرتا ہے؟

(۲) عبادات

﴿وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ﴾

''اور اس نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی''۔

بچو! نیکی کے ضمن میں پہلی اور اہم بات ''انسانی ہمدردی'' تھی اور دوسری بات ''عبادات'' ہے۔ اور ان میں سب سے پہلے نماز اور پھر زکوٰۃ کا ذکر ہے۔

نماز:

پیارے بچو! نماز کی اہمیت تو ہم سب جانتے ہیں۔

☆ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا (مفہوم) ''مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے''۔

☆ اس کے علاوہ حدیث مبارکہ کا مفہوم کہ جس نے جان بوجھ کر ایک نماز بھی چھوڑی اس نے کفر کیا۔ نماز ہمارے ایمان کو مضبوط اور تر و تازہ رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرتی ہے۔ جب ہم دن میں پانچ دفعہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہم اپنے بادشاہ، اپنے مالک اور اپنے رب کے سامنے کھڑے ہیں۔ خوب ادب سے کھڑے ہوں، دن بھر میں ہم سے پتہ نہیں کتنی غلطیاں ہوتی ہیں۔ اس سب کی معافی مانگیں۔ اللہ سے کہیں کہ اللہ مجھے نہیں پتا کہ میں نے کتنی غلطیاں کی ہیں آپ کو تو سب معلوم ہے آپ مجھے معاف کر دیں۔ مجھے ایسا بنا دیں کہ آپ کو پسند آ جاؤں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت محبت کرتے ہیں وہ آپ کو معاف بھی کر دیں گے اور آپ کی مدد بھی کریں گے۔

ان شاء اللہ۔ تو اب آپ نے پانچ وقت کی نماز پڑھنی ہے۔ ٹھیک!!!!

زکوٰۃ:

یہ وہ چیز ہے جو اللہ کے کچھ بندوں پر فرض ہے یعنی جس کے پاس کچھ خاص مقدار میں پیسہ یا

جائیدادوغیرہ ہو۔ جب آپ بڑے ہوجائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا ان شاء اللہ۔ پس یہ یادرکھیں کہ زکوٰۃ صرف اس پر فرض ہے جس کے پاس کچھ خاص مقدار میں رقم وغیرہ ہو جبکہ پہلے جو مال خرچ کرنے کا بتایا گیا ہے۔ وہ سب کر سکتے ہیں چاہے امیر ہوں یا غریب۔

سوالات:

1- نماز کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کی دو احادیث کا مفہوم بتائیے۔

2- نماز کا ایمان پر کیا اثر ہوتا ہے؟

3 - نماز کے لیے کیسے کھڑے ہونا چاہیے؟

4- جب نماز شروع کرتے ہیں تو کس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں؟

5- کیا زکوٰۃ ہر کوئی دے سکتا ہے؟

6- کیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ سب دے سکتے ہیں؟

(۳) وعدہ پورا کرنا

﴿وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا﴾

''اور وہ جب کوئی وعدہ کریں تو اس کو پورا کرنے والے ہیں''۔

ہماری زندگی کے تمام معاملات میں وعدے کو بہت اہمیت حاصل ہے ایک سچا مسلمان جو بھی بات اپنی زبان سے ادا کرتا ہے بہت سوچ سمجھ کر ادا کرتا ہے اور جب وہ کسی سے کوئی وعدہ کرے یا کوئی Commitment کرے تو اسے ہر حال میں پورا کرتا ہے۔

﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلاً﴾

''اور وعدہ پورا کیا کرو۔ بے شک! وعدے کے بارے میں سوال کیا جائے گا''۔

بچو! ہمارے تمام تعلقات (Relations) ایک طرح کے وعدے ہیں اور سب سے بڑا وعدہ وہ ہے جو ہمارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ہے اور وہ بندے اور رب کا تعلق ہے۔ کہ ہم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا رب مانیں گے اور اسی کی عبادت کرتے رہیں گے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ

((لَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَه))

''اس شخص کا کوئی دین نہیں، جس کے اندر عہد کی پاسداری نہیں''۔

سوالات (وعدہ پورا کرنا):

1- اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا کرنے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

2- رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے وعدے کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

3 - سب سے بڑا وعدہ کون سا ہے؟

(۴) تواصی بالحق اور تواصی بالصّبر

﴿وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ﴾

''اور صبر کرنے والے اور فقر و فاقہ میں تکلیف میں اور جنگ کے وقت''۔

وہ لوگ جو ایمان میں مضبوط ہیں اور اپنا مال خرچ کر کے اللہ کو راضی کرتے ہیں، پھر وہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور تمام وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔تو اس سارے عمل کے دوران وہ لازماً تکلیف بھی اٹھاتے ہیں۔لوگوں تک اللہ کا پیغام پہنچانے میں جب ان کو مشکل آتی ہے،لوگ مذاق اڑاتے اور ستاتے ہیں۔تو کبھی کبھی ان کو فاقہ بھی برداشت کرنا پڑتا ہے،اور کبھی اللہ کی راہ میں جنگ کا وقت بھی آتا ہے۔اس وقت بچو! اللہ تعالیٰ بالکل اپنے بندوں سے غافل نہیں ہوتے وہ ان کو دیکھ بھی رہے ہوتے ہیں۔اسی لیے تو اتنی محبت سے ان کا یہاں ذکر کیا ہے نا۔اگر کبھی آپ کو کوئی پریشانی یا مشکل ہو تو یاد رکھیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں۔

ایک اہم بات:

☆ کچھ لوگ اللہ کے بندوں کو اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔

☆ کچھ لوگ اپنا پسندیدہ مال اللہ کی راہ میں دے دیتے ہیں۔

☆ اور لوگ اپنے سب سے قیمتی چیز یعنی اپنی جان اللہ کی راہ میں پیش کر دیتے ہیں۔یہ نیکی کا سب سے اونچا مقام ہے اور اس کا اجر بھی بہت بڑا ہے۔

صحابہ کرامؓ نے یہ سب کام کیے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بہت قدر کی۔اب ہماری ذمہ داری ہے اور ہم ان شاء اللہ اپنا کام بہترین طریقے سے کریں گے۔

سوالات (تواصی بالحق اور تواصی بالصّبر):

1- کیا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے غافل ہوتے ہیں؟

2- جب کوئی مشکل پیش ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

3 - سب سے اونچی نیکی کیا ہے؟

(۵) سچے اور پرہیزگار لوگ

﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ﴾

''یہی لوگ واقعی سچے اور یہی لوگ واقعی میں متقی ہیں''۔

پیارے بچو! ہم سب چاہتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نیک بنائے اور اپنے پیارے بندوں میں شامل کرلے۔ اور ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے بچنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہے تو پس اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ کام آسان کردیا ہے۔ اس نے اس آیت میں ہمیں وہ کام بتا دیے ہیں جن کو کرنے کے بعد ہم نیک لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سچا اور نیک مسلمان بنائے اور شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

سورۃ العصر اور آیۃ بر

آخر میں ہم Points بنا کر دیکھتے ہیں کہ وہ ۴ بنیادی شرائط جو ہم نے سورۃ العصر میں پڑھی تھیں وہ یہاں اس آیت میں ذرا سی وضاحت کے ساتھ بیان ہوئی ہیں۔

سورۃ العصر	آیۃ بر
ایمان	• اللہ پر ایمان • آخرت کے دن پر ایمان • فرشتوں پر ایمان • کتابوں پر ایمان • نبیوں پر ایمان
عمل صالح	• انسانی ہمدردی (مال خرچ کرنا) • عبادات (نماز/زکوٰۃ) • وعدہ پورا کرنا
تواصی بالحق	یہاں تواصی بالحق کا باقاعدہ ذکر نہیں کیا گیا۔ لیکن جب ہم خود نیکی کریں گے تو لوگوں تک لازماً پیغام پہنچے گا۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کا یہاں مفہوم hidden ہے۔
تواصی بالصّبر	• فقر و فاقہ • تکلیف میں • جنگ کے وقت

حکیم لقمان کی اپنے بیٹے کو نصیحت

پیارے بچو! آپ سب کیسے ہیں؟ امید ہے کہ آپ نے پہلے سبق سے بہت ساری اچھی باتیں سیکھی ہوں گی۔اوران پر عمل کرنے کی کوشش بھی کررہے ہوں گے۔ ہمارا یہ سبق بھی بہت ہی مفید ہے اوراس سبق کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ہمیں کچھ ایسے کاموں کے بارے میں معلوم ہوگا جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں اور کچھ ایسے روزمرہ زندگی کے کاموں کا علم ہوگا جو اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں اوروہ چاہتے ہیں کہ ان کے پیارے بندے ان سے دوررہیں۔

سب سے پہلے تو آپ کو یہ بتادیں کہ سیدنا لقمان کون تھے۔بچو! یہ اللہ تعالیٰ کے بہت ہی نیک بندے تھے یہ نہ نبی تھے اور نہ رسول، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت خاص سمجھداری عطا کی تھی۔اوران کا دل بہت صاف ستھرا تھا اسی وجہ سے انھوں نے اللہ کو پہچان لیا اوراپنے بیٹے کو بہت سی اچھی باتوں کی نصیحت کی۔اللہ تعالیٰ کوان کی یہ باتیں اتنی پسند آئیں کہ قرآن پاک جیسی عظیم کتاب میں ان کا ذکر کیا اوراس سورۃ کا نام سورۃ لقمان رکھ دیا۔سب سے پہلے تو ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ ''اللہ تعالیٰ نے جیسی سمجھداری سیدنا لقمان کو دی ویسی ہمیں بھی دے۔اورہم ان باتوں پر عمل کرسکیں جن کی تاکید انھوں نے اپنے بیٹے سے کی ہے'' آمین۔

اب ہم ان آیات کو پڑھتے ہیں۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

﴿وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ؕ وَمَنْ یَّشْكُرْ فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''بے شک! ہم نے لقمان کو حکمت دی کہ اللہ کا شکرادا کرو۔اور جو شکر کرے تو بے شک وہ اپنے فائدے ہی شکر کے لیے کرتا ہے اور کفر کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے اور تعریف کیا گیا ہے''۔

یہ تو سادہ سا ترجمہ ہوگیا اب ہم اس آیت کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے یعنی اللہ تعالیٰ نے سیدنا لقمان کو حکمت عطا کی۔اوراس سے یہ پتہ چلا

کہ کوئی بھی انسان اگر عقل منداور ذہین ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔اور احسان کا شکر بھی ضروری ہے، اسی لیے ساتھ ہی شکر کا ذکر آ گیا۔

حکمت

پیارے بچو! دنیا میں بہت سے لوگ ذہین ہوتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ وہ جو بھی بات کہیں وہ ٹھیک ہو۔اسی طرح ہر کوئی اچھائی اور برائی میں فرق نہیں کر سکتا۔لیکن جس بندے کے اندر ایسی سمجھداری اور عقل ہو کہ وہ اللہ کے احکامات کو صحیح طریقے سے سمجھ سکے اور اپنی زندگی میں اللہ کے حکموں پر چل سکے اور اس کو پتہ ہو کہ کون سی بات صحیح ہے اور کون سی بات میرے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے تو اسی کو حکمت کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس سمجھ بوجھ یعنی حکمت کو اپنا بہت بڑا احسان اور انعام کہا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا﴾

”جسے حکمت دی گئی اسے بہت بڑی خیر (یعنی بھلائی) مل گئی“۔

نوٹ: وہبی اور غیر اکتسابی صرف نبوت ہے اس کے علاوہ صدیقیت اور حکمت وغیرہ اکتسابی ہیں البتہ اللہ ان صفات کا خالق و موفّق ہے اور ان آیات میں یہی ذکر کیا گیا ہے۔ان آیات کے درس کے بارے میں ڈاکٹر صاحب فرماتے تھے جو شخص مال کا انفاق کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے حکمت دے گا۔تو بعض طرز عمل اور اعمال سے حکمت پیدا کی جاسکتی ہے۔حکمت اللہ ہی کی طرف سے دی جاتی ہے۔

اللہ فرماتا ہے:﴿يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَآءُ﴾ ”وہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے حکمت دیتا ہے“۔

اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا ”حکمت کی بات مومن کی گمشدہ چیز کی طرح ہے۔اسے جہاں پائے وہ اس کا سب سے زیادہ حق دار ہے“۔یعنی جس طرح ہم اپنی کسی گم شدہ چیز کے بارے میں فکر مند رہتے ہیں اسے ہر جگہ تلاش کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں مل جائے۔اسی طرح ہمیں ہر وقت اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ ایسی جگہوں پر جائیں جہاں سے دین کا علم ملے۔اور جو بھی پتے کی بات حاصل ہو اس کو فوراً سیکھنے کی کوشش کریں۔

حکمت کا نتیجہ: شکر

شکر کا مطلب ہے کسی نے آپ کے ساتھ نیکی کی، آپ کو کوئی تحفہ دیا یا آپ کی مدد کی تو آپ نے اس کی نیکی کو دل سے سمجھا اور پھر اس کے لیے دل میں اچھا خیال رکھا اور منہ سے اس کی نیکی کا اعتراف بھی کیا۔ یہ شکر ہوتا ہے اور اس کے لیے مختلف زبانوں میں مختلف الفاظ بولے جاتے ہیں۔ بعض دفعہ شکر زبان سے کرنے کے بجائے آنکھوں کے ذریعے بھی ہوتا ہے۔ مثلاً آپ کے گھر میں اگر کوئی پالتو جانور ہے آپ اس کو کھانا دیتے ہیں تو اس کی آنکھوں میں آپ کو شکر کا جذبہ نظر آتا ہے یا وہ دم ہلا کر اظہار کرے گا۔ آپ کی ٹانگوں سے لپٹ جائے گا وغیرہ۔ تو بچو شکر کا جذبہ وہ ہے جو جانوروں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اور یہ مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

☆ دل میں کسی کے احسان کو ماننا جیسا کہ آپ دل سے مانتے ہیں کہ آپ کے امی ابو آپ کا کتنا خیال رکھتے ہیں/ استاد آپ کو علم دیتے ہیں/ آپ کے کوئی دوست یا بہن بھائی کسی کام میں آپ کی مدد کرتے ہیں وغیرہ۔

☆ زبان سے شکریہ کے الفاظ کہنا۔ شکریہ، جزاك اللهُ خیرًا وغیرہ۔

☆ کسی کی نیکی اور احسان کے بدلے میں اس کے ساتھ اچھا معاملہ کرنا جیسے ماں باپ کے ڈھیروں احسانات کے بدلے میں آپ پر فرض ہے کہ آپ ان کی خدمت کریں ان کا ہاتھ بٹائیں اور ان کو کبھی بھی بدتمیزی سے جواب نہ دیں۔

☆ اسی طرح استاد کا شکریہ ہے کہ آپ ان کا ادب کریں۔ اور جیسا کہ انھوں نے آپ کو محنت سے پڑھایا تو آپ دل لگا کر پڑھیں اور اچھے نمبر لیں اور ان کی عزت کریں۔

☆ بہن بھائیوں اور دوستوں کے ساتھ بھی اچھا سلوک کریں۔

حکمت اور شکر کا تعلق

بچو! آپ سوچ رہے ہوں گے کہ ابھی ہم سمجھداری عقلمندی اور حکمت کی باتیں کر رہے تھے۔ اور اب شکر کی بات کر رہے ہیں۔ تو ان کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کیا کبھی آپ نے سوچا کہ جو کھانا ہم روز کھاتے ہیں، پانی پیتے ہیں اور ضائع بھی کرتے ہیں، یہ کیسے ہمیں ملا؟ بادلوں کو بارش برسانے کا حکم کون دیتا ہے؟ سورج کس کے حکم پر وقت پر نکلتا ہے تاکہ پھل اور سبزیاں اُگیں اور

ہم ان کو کھا سکیں؟ رات کیسے آجاتی ہے تا کہ ہم آرام کریں؟ اس طرح چھوٹی چھوٹی چیزوں سے لے کر تمام بڑی چیزوں تک پوری دنیا کا نظام کس طرح کام کر رہا ہے؟ جو کھانا ہم کھاتے ہیں وہ ہضم بھی ہو جاتا ہے اور ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا۔ ہمارے پانچ حواس کس طرح کام کرتے ہیں؟ یہ سب باتیں یقیناً ہم سوچیں تو جواب آئے گا۔ ''اللہ تعالیٰ ان سب چیزوں کو چلاتا اور کنٹرول کرتا ہے''۔اب اگر ہم اللہ کے احسانات کو مان لیں اور ان باتوں پر دل سے یقین رکھیں گے تو یہ سمجھداری ہے اور اس کا لازمی تقاضا ہے کہ ہم:

☆ دل سے اللہ کا شکر ادا کریں گے ہمارا دل اللہ کے آگے جھک جائے گا، جس نے ہمارے لیے دنیا بنائی اور اس کا سسٹم اتنا اچھا چلایا کہ اس میں کوئی خرابی ہی نہیں ہے۔

☆ زبان سے اللہ کا شکر ادا کریں گے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اٹھتے بیٹھتے الحمد اللہ، سبحان اللہ، اللہ اکبر کہتے رہیں گے۔اس کے علاوہ کھانا کھانے کے بعد، سو کر اٹھنے کے بعد، واش روم سے فارغ ہونے کے بعد کی دعاؤں کے شروع میں بھی الحمد اللہ آتا ہے تو ہم غور کریں اور اللہ کا شکر ادا کریں۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سارے احسانات کا بدلہ تو ہم دے ہی نہیں سکتے۔ کیوں کہ اس کے احسانات کو ہم گن ہی نہیں سکتے۔تو آج ہم پکا ارادہ کرلیں گے کہ ہر وہ کام کریں گے جو اللہ کو پسند ہے اور ہر اس کام سے دور رہیں گے جو اللہ کو ناپسند ہے۔اس طرح ہم اپنے پیارے رب کو خوش کر سکتے ہیں۔

کفر کیا ہے؟

پیارے بچو! کفر کا مطلب ہے ''دبا دینا' چھپا دینا'' یہ شکر کا اُلٹ ہے۔کیسے؟ وہ اس طرح کہ جب آپ کو یقین آجائے کہ مجھے اللہ نے بنایا ہے اور اسی نے مجھے زندگی گزارنے کے لیے ڈھیروں سامان دیا ہے (یعنی کھانا پینا، لباس اور بے شمار نعمتیں) تو آپ شکر کریں گے لیکن اگر کوئی بندہ ناسمجھی سے کام لے، اور شکر کرنے کی بجائے یہ کہے کہ یہ سب تو میرا حق ہے مجھے ملنا ہی چاہیے تھا تو یہ کفر ہے۔ یعنی اس نے شکر کے جذبے کو دبا دیا۔نہ اللہ تعالیٰ کا احسان دل سے مانا، نہ اس کا زبان سے شکر ادا کیا اور نہ ہی اس نے اللہ کے حکم پر عمل کیا۔اور جو بھی ایسا کرے گا تو وہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ اونچی شان والا ہے، اور اس کے پاس اتنے فرشتے ہیں

کہ ہم گن بھی نہیں سکتے اور وہ فرشتے ہر وقت اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں اگر ہم اللہ کا شکر کرتے ہیں تو اس میں ہمارا ہی فائدہ ہے کیونکہ اللہ کو شکر ادا کرنے والے بندے پسند ہیں۔ وہ فرماتا ہے: ''اگر تم شکر کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا''۔

(بچوں سے اللہ کی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جاسکتا ہے۔)

سوالات:

1- سیدنا لقمان کون تھے؟
2- حکمت کسے کہتے ہیں؟
3- حکمت کی اہمیت کیا ہے؟
4- حکمت کی بات مومن کی گمشدہ چیز کی طرح ہے اس حدیث مبارکہ کا کیا مطلب ہے؟
5- شکر کا کیا مطلب ہے؟
6- کیا شکر کا جذبہ جانوروں میں بھی ہوتا ہے؟ مثال سے واضح کریں۔
7- شکر ادا کرنے کے کون کون سے طریقے ہیں؟
8- حکمت اور اللہ کے شکر کا کیا تعلق ہے؟
9- اللہ کا شکر کیسے ادا کیا جائے؟
10 - کفر کیا ہے؟
11- اللہ تعالیٰ نے شکر ادا کرنے والوں سے کیا وعدہ کیا ہے؟

﴿وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ يَعِظُهٗ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾

اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ اے میرے بچے! ''اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا بیشک شرک بہت بڑا ظلم ہے''

[یٰبُنَیَّ...... محبت اور پیار کا طرز تخاطب ہے اور یہاں اساتذہ اور ماں باپ کے لیے یہ جاننا بے حد ضروری ہے کہ طلباء اور بچوں کو نہایت شفقت اور محبت سے پڑھایئے۔ آپ کا انداز بچوں کی سیکھنے کی صلاحیت کو نظر انداز کرتا ہے۔ سختی سے کام لیں گے تو بچوں کے اندر منفی جذبات پیدا ہوں گے اور محبت سے کام لیں گے جیسا کہ سیدنا لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کیا تو نتائج

بہت حوصلہ افزاء ہوں گے۔ان شاءاللہ۔]

پیارے بچو! سیدنا لقمان نے اپنے بیٹے کو سب سے پہلے جو بات سمجھائی وہ آپ سب بھی اپنے دل ودماغ میں اچھی طرح بٹھالیں۔انھوں نے اپنے بیٹے کو شرک کرنے سے روکا شرک سے دور رہنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم یہ جانیں کہ یہ کیا ہوتا ہے۔

شرک کا مطلب اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو شریک سمجھنا۔یعنی اللہ کی خوبیوں اور اس کے کاموں میں کسی اور کو بھی شامل کر لینا۔یہ سمجھنا کہ ہماری ضرورتوں کو اللہ کے علاوہ کوئی اور بھی پورا کر سکتا ہے۔

شرک سب سے بڑا گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو کبھی بھی معاف نہیں کریں گے۔یہ اتنا عام گناہ ہے کہ ہم اگر بہت ہوشیار نہ ہوں تو خدانخواستہ ہم سے بھی ہو سکتا ہے۔

شرک کی بہت سی قسمیں ہیں۔

اس سے بچنا آسان نہیں۔اس لیے ہمیں ہر وقت اللہ سے مدد مانگنی چاہیے۔

((اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّ اَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ))

''اے اللہ میں آپ کی پناہ میں آتی / آتا ہوں کہ آپ کے ساتھ جان بوجھ کر کسی کو شریک کروں اور جس کا مجھے علم نہیں ہے اس کے لیے آپ سے معافی مانگتی/مانگتا ہوں''۔

شرک کی اقسام

شرك في الذّات:

یعنی اللہ کو کسی کا بیٹا یا بیٹی کہہ دینا، جیسا کہ یہودی سیدنا عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں اور عیسائی سیدنا عیسیٰؑ کو۔بچو! یہ سب سے بڑا شرک ہے اس پر اللہ تعالیٰ شدید غضبناک ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ مریم میں فرمایا:

﴿وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا (۸۸) لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا (۸۹) تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا (۹۰) اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا (۹۱) وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا (۹۲)﴾ سورۃ مریم

''انھوں نے کہا کہ رحمٰن نے بیٹا بنالیا ہے۔لوگو! تم بہت گستاخی کی بات کر رہے ہو۔اس بات

پر آسمان پھٹ جانے کو ہے اور زمین شق ہونے والی ہے اور قریب ہے کہ پہاڑ ایک دھما کہ کے ساتھ گر جائیں کہ لوگوں نے رحمٰن کے لیے بیٹا قرار دیا ہے۔ حالانکہ رحمٰن کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے''۔

شرک فی الصّفات:

صفت کا مطلب خوبی۔ پیارے بچو! ہماری زبان میں کچھ لفظ جو ہم اللہ کے لیے بولتے ہیں، وہی ایک دوسرے کے لیے بھی بولے جاتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ سنتے ہیں اور ہم بھی سنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں اور ہم بھی دیکھتے ہیں تو اس معاملے میں ہمیں خیال رکھنا چاہیے کہ

☆ اللہ تعالیٰ کی جتنی بھی خوبیاں ہیں اوہ ان کی اپنی ہیں کسی نے ان کو نہیں دیں۔ جبکہ ہم اگر سنتے، دیکھتے یا بولتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی صلاحیت دی ہے۔

☆ ہم جو بھی کام کرتے ہیں وہ محدود ہے یعنی صرف ایک کمرے میں موجود لوگوں کی آواز سن سکتے ہیں یا صرف انہی کو دیکھ سکتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کی صفات لامحدود ہیں۔ وہ سب کچھ دیکھتا، سنتا اور جانتا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گے اور اسی طرح ان کی خوبیاں بھی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ جبکہ ہم کو اللہ نے بنایا ہے اور جب ہم ختم ہو جائیں گے تو ہمارے کام اور خوبیاں بھی ہمارے ساتھ ہی ختم ہو جائیں گی۔

شرک فی العبادات:

بچو! اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔ جب ہم نے اس کو اپنا رب مان لیا، اور ارادہ کر لیا کہ اس کو راضی کرنا ہے تو ہم کو اس کی عبادت کرنا ہے۔ اس کے لیے ہمیں کچھ چیزوں کا خیال رکھنا ہے۔

☆ ہر حال میں صرف اللہ کا حکم ماننا ہے۔ کوئی اور شخص اگر آپ کو ایسا کام کرنے کو کہے جو اللہ کو ناپسند ہو تو وہ آپ نے نہیں کرنا۔ اگر آپ نے ایسا کیا تو یہ اللہ کے ساتھ شرک ہو جائے گا۔ چاہے وہ کوئی بھی ہو، والدین/ اساتذہ/ دوست/ بہن بھائی۔ اللہ کی بات ہر ایک کی بات سے اوپر ہو گی۔

☆ سب سے زیادہ محبت اور دل میں سب سے زیادہ خیال اللہ کا ہو۔

☆ دعا صرف اللہ سے مانگیں۔آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے سب سے پہلے اللہ کو یاد کریں اور اس سے مدد مانگیں۔ پھر والدین یا کسی اور سے کہیں۔اور اس بات پر یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو ملے گا اگر اگر وہ نہیں چاہتے تو کوئی اور نہیں دے سکتا۔

☆ ہر کام صرف اللہ کو راضی کرنے کے لیے کریں۔کسی اور کو خوش کرنے کے لیے نہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: (مفہوم حدیث) ''جس نے دکھاوے کے لیے نماز پڑھی اس نے شرک کیا،جس نے دکھاوے کے لیے روزہ رکھا اس نے شرک کیا،جس نے دکھاوے کے لیے صدقہ دیا اس نے شرک کیا''۔

☆ سجدہ اللہ کے سوا کسی اور کو نہیں کیا جا سکتا۔اور نہ ہی کسی کے ادب میں رکوع کی طرح جھک جانا چاہیے۔

شرک اور ظلم:

پیارے بچو! اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ **شرک بہت بڑا ظلم** ہے۔ظلم کا مطلب ہے **''کسی کو اس کی اصل جگہ سے ہٹا کر کسی اور کو اس کی جگہ لے آنا/ کسی کو اس کا حق پورا نہ دینا''** جب ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتے ہیں تو ظلم کرتے ہوئے دوسروں کو اللہ کے برابر لا کھڑا کرتے ہیں۔

اللہ کی شان بہت بلند ہے،اس کی صفات بہت اعلیٰ ہیں،وہ ہر قسم کی خامی یا کمی سے پاک ہے،مکمل ہے اور اس کے کاموں میں کوئی خرابی نہیں ہے۔یہ صرف اللہ کا حق ہے کہ ہم اسی سے مانگیں،اس کی عبادت کریں،اسی کا حکم مانیں،اور اگر ہم نے ذرا سا بھی ان باتوں میں شک کیا یا کسی اور کو بھی ایسا سمجھا تو اللہ کا حق پورا نہیں دیا،اللہ کے ساتھ شریک کر دیا۔اور یہ سب سے بڑا ظلم ہے۔اللہ کی طرح کوئی اور نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اس کی جگہ تک پہنچ سکتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بڑے گناہ سے بچائے۔آمین۔

سوالات:

1- شرک کا مطلب کیا ہے؟

2- کیا اس سے بچنا آسان ہے؟

3- ہمیں شرک سے بچنے کے لیے کیا دعا مانگنی چاہیے؟
4- شرک کی کتنی اقسام ہیں؟ نام بتائیں۔
5- اللہ کے نزدیک سب سے بُرا شرک کون سا ہے؟
6- شرک فی الصفات سے کیسے بچا جا سکتا ہے؟
7- شرک فی العبادت میں کیا چیزیں شامل ہیں؟

﴿وَوَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ‌ۚ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ وَهۡنًا عَلٰى وَهۡنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِىۡ عَامَيۡنِ اَنِ اشۡكُرۡ لِىۡ وَلِـوَالِدَيۡكَ ؕ اِلَىَّ الۡمَصِيۡرُ﴾

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''اور ہم نے انسان کو وصیت کی ہے کہ اس کے والدین کے بارے میں۔ اٹھائے رکھا اس کو اس کی ماں نے کمزوری برداشت کر کے اور اس کا دودھ چھڑانا ہے دو سالوں میں۔ کہ شکر کرو میرا اور اپنے والدین کا، میری طرف ہی واپس آنا ہے''۔

پیارے بچو! قرآن پاک میں کئی جگہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی عبادت کرنے کا کہا اور ساتھ ہی والدین یعنی ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کو بھی کہا۔ اسی طرح یہاں بھی سیدنا لقمان کی نصیحت (اللہ کا شکر کرنا اور شرک نہ کرنا) کے ساتھ ہی اللہ نے خود ماں باپ کے حق کا ذکر دیا ہے۔

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے بعد ہم پر سب سے زیادہ حق ہمارے والدین کا ہے۔ کیونکہ ہمارے والد گرمی سردی تھکن یا بیماری کسی بھی بات کا خیال رکھے بغیر روزانہ اٹھ کر کام پر جاتے ہیں تاکہ وہ اپنے بچوں کو حلال طریقے سے کھلائیں اور ان کی ضروریات پوری کریں۔ بعض دفعہ والدین اپنی کوئی ضرورت پوری کرنے کے بجائے بچوں کی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہماری مائیں بیمار ہوں یا تھکی ہوئی ہوں ہمیشہ ہمارے کاموں میں مصروف رہتی ہیں۔ بہت چھوٹے بچوں کے ساتھ تو ماؤں کا کام بہت بڑھ جاتا ہے۔ بعض دفعہ چھوٹے بچے رات کو روتے ہیں اور مائیں ان کو سنبھالنے کے لیے جاگتی ہیں۔ آپ لوگ بھی جب چھوٹے تھے تو آپ کی امی نے بہت محنت کر کے آپ کو پال پوس کر بڑا کیا۔ اسی لیے والدین کے حق میں خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے ماں کا ذکر کیا ہے۔

آیئے! دیکھتے ہیں ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیسے کر سکتے ہیں؟

☆ ان کے ساتھ نرمی کے ساتھ بات کریں۔ ادب سے اور عاجزی سے ان کی بات سنیں۔

☆ کبھی اُف نہ کہیں۔

☆ ان کا کہنا مانیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے ابو امی کس بات سے خوش ہوتے ہیں۔ وہ کام کیا کریں۔

☆ آپ کے ابو گھر آئیں تو ان کو سلام کریں اور پانی پلائیں۔

☆ امی کے کاموں میں ان کی مدد کریں۔

☆ اگر ابو امی کی طبیعت خراب ہو تو ان کا حال ضرور پوچھیں۔

☆ (ٹیچر اور بھی طریقے بتا سکتی ہیں یا بچوں سے ان کی رائے معلوم کر سکتی ہیں۔)

اللہ تعالیٰ اور والدین کا شکر:

سب سے پہلی آیت میں ہم نے پڑھا تھا کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کے ڈھیروں احسانات کو مان لیتے ہیں تو اللہ کا شکر ادا کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے ماں باپ کی تمام کوششوں کو جو وہ ہمارے لیے کرتے ہیں، دل سے تسلیم کریں اور ان کے ساتھ بہتر سلوک کریں۔

یاد رکھیے! بچو......صرف اچھا نہیں بلکہ بہترین سلوک۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سب کو لوٹ کر اللہ کی طرف جانا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہم سے پوچھیں گے کہ جو حکم میں نے تمہیں دیے تھے تم نے ان پر عمل کیا یا نہیں اس لیے آج سے ہی ان باتوں پر عمل کرنا شروع کرنا ہے۔

سوالات:

1- ہم والدین کے ساتھ بہترین سلوک کیوں کریں؟

2- اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت کے ساتھ ہی والدین کا ذکر کیوں کیا؟

3- ہم والدین کے ساتھ بہترین سلوک کیسے کر سکتے ہیں؟

﴿وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِىْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِى الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا ز وَّاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَىَّ ط ثُمَّ اِلَىَّ

مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ﴾

اللہ تعالیٰ اس آیت میں چند مزید احکامات دے رہے ہیں۔ان میں سب سے پہلے والدین کا حکم ماننے کے متعلق ہے۔

☆ اوراگر(ماں باپ)تم سے اس بات پر جھگڑا کریں کہ تم اللہ کے ساتھ بغیر جانے بوجھے کسی کو شریک ٹھہراؤ تو تم ان کا کہنا مت مانو۔

☆ اور دنیا میں اچھے طریقے سے ان کے ساتھ رہو۔

☆ اور صرف اس کے پیچھے چلو جس کا رخ میری طرف ہو۔

☆ پھر تم سب نے میری طرف آنا ہے اور جو کچھ تم کرتے رہے ہو وہ میں تم کو بتا دوں گا۔

آیئے ہم سمجھتے ہیں کہ ان باتوں کا مطلب کیا ہے؟

☆والدین اگر غلط بات پر مجبور کریں:

پیارے بچو! ہم نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کے بارے میں پڑھا کہ ان کی بات ماننی ہے لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے ایک حد قائم کر دی ہے۔کیونکہ مکمل اطاعت یعنی ہر حکم ماننا صرف اور صرف اللہ کا حق ہے۔اور ہم نے یہ بھی پڑھا ہے کہ اللہ کے حق میں کسی اور کو شریک کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔تو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو سمجھایا کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ بہترین رویہ رکھو، لیکن اگر خدانخواستہ وہ کسی ایسی بات کا حکم دے دیں جو اللہ نے منع فرمائی ہے تو پھر کس کی بات کو اوپر رکھنا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی۔

☆دنیا میں اچھے طریقے سے ساتھ دینا:

اب بچو! یہ نہیں کرنا کہ اگر آپ کے ابو امی نے کچھ ایسا کہا جو غلط ہے تو آپ بدتمیزی کرنے لگیں اور زور زور سے بولنا شروع کر دیں اور بری طرح جواب دیں یا اگر والدین ناراض ہوتے ہیں تو آپ بھی منہ پھلا کر بیٹھ جائیں۔آپ ایسا نہیں کر سکتے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے۔اللہ چاہتا ہے کہ آپ پھر بھی ان کا ادب واحترام کریں اور ان کے ساتھ بہت اچھے طریقے سے پیش آئیں اور ان کا خیال رکھیں۔

مثال: جب اللہ کے رسول سیدنا محمد ﷺ نے لوگوں کو ایک اللہ کی طرف بلایا تو بہت سے نوجوانوں

نے اسلام قبول کیا، جن کے ماں باپ مشرک تھے انھوں نے اپنے بچوں کو بہت مجبور کیا کہ وہ واپس اپنے مذہب میں واپس آ جائیں اور ایک اللہ کا دین چھوڑ دیں۔ ان کی ماؤں نے ان کو دھمکی دی کہ وہ ساری زندگی کھانا نہیں کھائیں گی، بالوں میں کنگھی نہیں کریں گی اور اسی طرح رہیں گی جب تک وہ اللہ کا دین نہ چھوڑ دیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ ایسی بات نہیں ماننی۔ اس لیے کہ اللہ کا حق سب سے بڑا ہے۔

اطاعت کس کی کرنی ہے؟

پیارے بچو! اللہ نے بہت واضح طور پر فرما دیا ہے کہ صرف اس کی بات مانو جو اللہ کے راستے پر چلتا ہو۔ پھر چاہے وہ آپ کے والدین ہوں، اساتذہ ہوں یا کوئی اور۔ آپ کو جہاں سے بھی اللہ کے حکم کا پتا چلے فوراً اس پر عمل کریں۔ آخر میں پھر اللہ نے یاد دلا دیا کہ اس بات کو مت بھولو کہ میرے پاس واپس آنا ہے اور میں سب جانتا ہوں کہ تم دنیا میں کیا کام کرتے رہے ہو۔

سوالات:

1- مکمل اطاعت کس کی ہوگی؟

2- والدین اگر کسی غلط بات کا حکم دیں تو ان کے ساتھ کیسا رویہ رکھنا ہے؟

3- اللہ نے کس کے پیچھے چلنے کا حکم دیا ہے؟

﴿يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ط اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ﴾

اب یہاں سے لے کر آخری آیت تک دوبارہ سے سیدنا لقمان کی نصیحتوں کا ذکر ہے جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کیں۔ ہم بھی ایک ایک کر کے ان کو سمجھتے ہیں اور ساتھ ہی پختہ ارادہ کرتے ہیں کہ ان پر عمل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیں۔ آمین

''اے میرے بیٹے! (نیکی یا برائی) چاہے رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ کسی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں ہو اللہ اسے (سامنے) لے آئے گا بے شک اللہ تعالیٰ بہت باریکی سے دیکھنے والا ہے''۔

بچو! یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ ہم چاہے کسی کمرے کے

کونے میں چھپ جائیں ،اندھیرے میں ہوں۔سکول میں سب سے چھپ کر بیٹھے ہوں یا والدین کی نظروں سے دور کسی دوست کے ساتھ ہوں۔اللہ تعالیٰ ہر وقت آپ کو دیکھ رہا ہے۔اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے دو فرشتے جن کو ''کِراماً کاتبین'' کہتے ہیں وہ ہر وقت ہمارے ساتھ ہوتے ہیں اور ہمارے اچھے اور برے کام اور باتیں سب نوٹ کر رہے ہوتے ہیں۔تو بچو! ہمارا کوئی بھی کام اللہ سے چھپا ہوا نہیں ہے۔

اسی طرح کوئی بھی نیکی جب ہم کرتے ہیں اگر کسی کو نہیں معلوم تو اللہ تو پھر بھی جانتا ہے۔اور آپ کو آپ کی نیکی کا بدلہ ضرور دے گا۔نیکی تو انسان کو کرنی ہی صرف اللہ کے لیے ہے نا۔تو اللہ تعالیٰ آپ کو تسلی دے رہے ہیں کہ وہ دیکھ رہا ہے۔اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ ان کی نیکیاں سب کو پتا چلیں وہ غلط کرتے ہیں کیونکہ جب ہم نیکی اللہ کے لیے کرتے ہیں تو وہ ہماری نیکی کو دیکھتا ہے۔اور جو نیکی ہم دوسروں کو دکھانے کے لیے کرتے ہیں اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ وہ تو شرک ہو جائے گا! اس لیے اللہ تعالیٰ نیکی ہو یا گناہ دونوں کو کبھی نہ کبھی دنیا میں ہی ظاہر کر دیتے ہیں۔انسان کو برائی کا برابر بدلہ ملتا ہے اور نیکی کا بدلہ نیکی سے چاہے وہ کسی کو بھی معلوم نہ ہو۔

اور آخرت میں تو اللہ تعالیٰ سب کچھ ہمیں دکھا دیں گے۔اللہ تعالیٰ بار بار بتا رہے ہیں کہ میری طرف لوٹنا ہے اور پھر میری ہی طرف تم سب کو آنا ہے اور میں بتا دوں گا جو تم کرتے رہے ہو اور اس آیت میں بھی اس کا مقصد یہی ہے کہ ہم ہوشیار ہو جائیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ساتھ محسوس کریں۔

اے میرے بیٹے! نماز قائم کرو،بھلی بات کا حکم دو اور برائی سے روکو،اور جو مصیبت تم کو پیش آئے اس پر صبر کرو۔بے شک یہ بات بہت ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

نماز

بچو! آپ نے نماز کے بارے میں مختلف احادیثِ رسول ﷺ سنی ہوں گی یعنی

☆ نماز جنت کی چابی ہے۔

☆ نماز مومن کی معراج ہے (کسی بزرگ کا قول۔حدیث نہیں ہے)

☆ نماز دین کا ستون ہے۔

☆ مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے۔وغیرہ

آپ بھلے کتنے ہی نیک کام کریں لیکن اگر نمازوں میں سستی کریں گے تو جنت کی چابی نہیں ملے گی اور چابی کے بغیر جنت کیسے کھلے گی؟ ایک مسلمان جو بھی نیک کام کرتا ہے ان میں سب سے بلند اور اونچا کام نماز ہے۔ جب ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو اللہ کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں اور سجدے میں ہم اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ جیسے کوئی عمارت اپنے ستونوں کے بغیر کھڑی نہیں رہ سکتی اسی طرح ہمارا دین بھی نماز کے بغیر نامکمل ہے۔

پیارے بچو! نیکی کا کام تو سب کرتے ہیں مثلاً سچ بولنا، دوسروں سے ہمدردی کرنا، وعدہ پورا کرنا وغیرہ لیکن مسلمان بچے کی پہچان اس کی نماز ہے۔

پیارے بچو! کیا آپ کو پتا ہے کہ سب سے بُری چوری کون سی ہے؟ اللہ کے رسول ﷺ کے مطابق سب سے بُری چوری نماز کی ہے۔ آپ بھی سوچ رہے ہوں گے کہ نماز میں چوری کیا ہوتی ہے؟

پیارے بچو! اگر نماز میں قیام کے دوران سکون سے کھڑا نہ ہوا جائے، رکوع اور سجدہ ٹھیک سے نہ کیا جائے اور بہت جلدی جلدی سورتیں اور دعائیں پڑھی جائیں تو یہ نماز کی چوری کہلاتی ہے۔ اور آپ نے اس سے بچنا ہے۔

نماز قائم کرنے کا مطلب ہے نماز کو اس کے صحیح وقت پر صحیح وضو کے ساتھ اچھی طرح سے ادا کیا جائے اور ساری نمازیں پڑھی جائیں۔ یہ نہ ہو کہ ایک پڑھ لی اور دوسری چھوڑ دی۔

بھلی بات کا حکم دینا اور برائی سے روکنا:

بچو! اللہ تعالیٰ نے قران پاک میں بتایا ہے کہ نیکی اور اچھائی اور برائی اور گناہ کی پہچان اللہ نے انسان کے اندر رکھ دی ہے۔ بھلائی اور اچھائی کو قرآن ''معروف'' کا نام دیتا ہے یعنی جانی پہچانی چیز اور بری بات کو ''منکر'' کہا گیا ہے اس کا مطلب ہے وہ بات یا کام جو انسان کو برا لگے۔ مثلا! ہر انسان جانتا ہے کہ

☆ سچ بولنا اچھا اور جھوٹ بولنا برا ہے۔

☆ وعدہ پوری کرنا اچھا اور وعدہ توڑنا برا ہے۔

☆ دوسروں کو فائدہ پہنچانا اچھا اور دوسروں کو تکلیف دینا برا ہے۔

☆ والدین کی بات ماننا اچھا اور ان کی نافرمانی اور ان سے بدتمیزی کرنا بُرا ہے۔

☆ استاد کا ادب کرنا اچھا اور بدتمیزی کرنا بُرا ہے وغیرہ

(بچوں سے مزید مثالیں بھی بتانے کو کہا جائے)

بچو! اگر نیکی اچھی ہے اور گناہ بُرا ہے تو یقیناً نیکی کا بدلہ اچھا اور برائی کا بدلہ برا ملنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ نے فیصلہ فرما دیا ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ تو جس نے ذرہ برابر بھی نیکی کی وہ اسے دیکھ لے گا۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ اور جس نے ذرہ برابر بھی برائی کی وہ اسے دیکھ لے گا۔

سب سے پہلے تو ہم نے خود نیک کام کرنے اور برائیوں سے بچنا ہے، کبھی ہو سکتا ہے کہ آپ کا دل چاہے نماز چھوڑنے کو، جھوٹ بول دینے کو یا امی کی بات نہ ماننے کو لیکن آپ نے اپنے آپ کو یاد دلانا ہے کہ کیا اچھا ہے اور کیا بُرا؟ کس بات سے اللہ تعالیٰ خوش ہوں گے اور کون سی بات ان کو ناراض کر سکتی ہے؟

☆ اس کے ساتھ ہی بچو! آپ نے اپنے اردگرد موجود لوگوں کا بھی خیال رکھنا ہے، ہمارے اردگرد جو لوگ ہیں ہم ان سے محبت کرتے ہیں اور یقیناً ہم چاہیں گے کہ وہ بھی نیک کام کریں تا کہ اللہ بھی ان سے خوش ہو کیونکہ جب آپ کسی کو اچھی بات بتائیں گے اور وہ اس کے مطابق کام کرلے گا تو آپ کو بھی اس کا ثواب میں سے حصہ ملے گا۔ اور جتنا زیادہ آپ خود بھی اچھا کریں گے اور دوسروں کو بھی بتائیں گے اتنا ہی آپ کے ثواب میں اضافہ ہوتا جائے گا۔

☆ بچو! برائی سے روکنا بھی بہت ضروری ہے۔ یوں سمجھیں کہ ایک کمرہ ہے جس کو ہم نے بہت ساری خوبصورت چیزوں سے بھر دیا ہے لیکن ساتھ ہی اس میں بہت سارا گند بھی ہے۔ صفائی نہیں ہوئی، ٹشو پیپرز اور ریپرز اور پتہ نہیں کیا کیا کچھ پھیلا ہوا ہے۔ بستر کی چادر پر سلوٹیں ہیں۔ یقیناً ایسا کمرہ خوبصورت نہیں لگے گا۔ تو کیا کرنا ہے؟؟ سلوٹیں دور کرنی ہیں، کچرے کو باہر پھینکنا ہے اور فالتو چیزیں بھی نکالنی ہیں۔ اب کمرہ کیسا لگے گا۔؟؟

<u>بالکل اسی طرح ایک انسان جب تک اپنے اندر سے بُری باتوں کو نہیں نکالے گا اس کی شخصیت خوبصورت نہیں ہو سکتی۔</u>

ایک اور مثال

آپ کے گھر کا/گھر کے سامنے کا باغ بہت خوبصورت ہے درخت بھی ہیں اور پھول بھی لیکن گھاس نہیں کٹی ہوئی، پتے اور جھاڑیاں ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں درختوں کے ساتھ کچھ ایسی جھاڑیاں ہیں جو Parasites ہیں اور وہ سارا پانی اور Minerals وغیرہ لے لیتی ہیں تو نہ باغ خوبصورت ہوگا اور نہ ہی درخت اور پھول صحیح طرح سے بڑے ہوں گے۔

معاشرے اور گھر کے ماحول کو نیکی سے خوبصورت بنانے کے لیے ضروری ہے کہ برائی کو ختم کیا جائے۔

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

- تم میں سے جو کوئی برائی کو دیکھے تو پہلا درجہ یہ ہے کہ اس کو ہاتھ سے روک دے۔
- اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے نصیحت کرے، سمجھائے)
- اور اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو دل میں یہ احساس اور دکھ ضرور ہو کہ برائی ہو رہی ہے۔ غلط کو غلط ضرور سمجھیں اور یہ ایمان کا آخری درجہ ہے۔

!!! بچو! اگر برائی اور گناہ پر دکھ بھی نہ رہے تو اس کا مطلب ہے ایمان بھی نہیں رہا !!!!

☆جو پیش آئے اس پر صبر کرو

صبر کے بارے میں ہم نے پہلے بھی پڑھا ہے۔ ذرا اپنے ذہن میں اس کو دہرا لیجیے:
اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے کا فیصلہ جب آپ نے کر لیا تو بچو! یہ آسان نہیں ہے لیکن اللہ کی مدد سے آسان ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: صبر اور نماز کے ذریعے مدد مانگو۔

☆ صبر روشنی ہے (مسلم)

☆ صبر کا بدلہ جنت ہے (شعبہ الایمان)

☆ جو صبر کی کوشش کرے گا اللہ اسے صبر عطا کرے گا (بخاری)

☆ اللہ کی نصرت صبر پر ملتی ہے (مسند احمد)

بس! آپ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ یاد رکھیں کہ نیکی یا بدی چاہے رائی کے دانے کے برابر ہو، پھر

چٹان میں ہو، آسمانوں میں یا زمین میں اللہ اسے لے آئے گا۔تو اللہ تعالیٰ آپ کے دل کا حال جانتے ہیں۔وہ آپ کی کوشش کی قدر کرتے ہیں اور کبھی آپ کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے۔پس آپ نے ہمت نہیں ہارنی، یہی صبر ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا اور بے شک ! اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔اور اللہ تعالیٰ کو پتا ہے ''یہ بہت ہمت کے کاموں میں سے ہے''۔

آپ ہمت کریں گے اللہ تعالیٰ مدد کریں گے۔

سوالات:

1- اس آیت میں کتنے حکم آئے ہیں؟ نام بتائیں

2- نماز کی کیا اہمیت ہے؟ کوئی سی دو احادیث بتائیں۔

3- نماز کی چوری کیا ہے؟

4- نماز قائم کرنے سے کیا مراد ہے؟

5- معروف اور منکر سے کیا مراد ہے؟

6- سب سے پہلے کس کو بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے؟

7- ہم کسی کو اچھائی کا حکم دیں گے تو ہمیں کیا فائدہ ہوگا؟

8- برائی سے روکنا کیوں ضروری ہے؟

9- برائی سے روکنے کے بارے میں اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث کا مفہوم بیان کریں۔

10- صبر کب کرنا ہوتا ہے؟

11- صبر کیسا کام ہے؟

12- اللہ تعالیٰ کن لوگوں کے ساتھ ہیں؟

﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًاط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍO وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَط اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ﴾

ان آیات میں سیدنا لقمان نے ایسی باتیں کہی ہیں جو ہمارا اخلاق اچھا بنائیں گی اور ہماری شخصیت کو خوبصورت بنائیں گی۔اور یہی ہمارے رب کو بھی پسند ہے۔

لوگوں کے لیے اپنے گال کو مت پُھلاؤ

بچو! ایک مسلمان کی زندگی میں اخلاق کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ ایک اچھے مسلمان کا اخلاق اور رویہ بہت اچھا ہونا چاہیے۔ اللہ کے نبی ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ "عمل میں سب سے زیادہ وزن اچھے اخلاق کا ہے"۔ ہمارے پیارے نبیؐ بہترین اخلاق کے مالک تھے۔ مسکرا کر ملنا، سب کی باتوں کو غور سے سننا اور برداشت کرنا اور سب سے اچھے طریقے سے بات کرنا ان کا طریقہ تھا۔ وہ اپنے کسی دشمن سے برے طریقے سے بات نہیں کرتے تھے۔ اور چھوٹے بڑے سب سے اچھا برتاؤ کرتے تھے۔ ہم آپ ﷺ کے ماننے والے اور آپ ﷺ کے امّتی ہیں۔ بچو! ہمارے بولنے چلنے پھرنے اور ہمارے لوگوں کے ساتھ سلوک میں ہمارے نبی ﷺ کے طریقے کی جھلک نظر آنی چاہیے۔

یہاں سب سے پہلے کہا گیا کہ لوگوں کے لیے گال مت پھُلاؤ۔ اس کا مطلب ہے بلا وجہ منہ بنا کر رکھنا۔ کسی سے ہنس کر بات نہ کرنا۔

زمین میں اکڑ کر مت چلو:

اللہ تعالیٰ کو نرمی سے چلنے والے بندے پسند ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ بھی نرمی اور مضبوطی سے چلتے تھے۔ ہمارے چلنے سے ہمارے مزاج کا پتہ چلتا ہے۔ موڈ خراب ہو تو منہ بھی پھولا ہوا رہتا ہے اور چال بھی ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ اگر بہت خوش ہوں تو خوب اکڑ کر چلتے ہیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ ہم ہر حال میں درمیانے طریقے پر چلیں۔

سورۃ الفرقان میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

رحمان کے بندے تو وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں۔

اللہ کو مغرور اور شیخیاں بکھیرنے والے لوگ پسند نہیں ہیں۔

انسان عام طور پر غرور کب کرتا ہے؟ جب دوسروں سے زیادہ امیر ہو۔ کسی کے مقابلے میں کوئی کامیابی مل جائے۔ مثلاً کلاس میں فرسٹ پوزیشن آجائے۔ کھیل میں جیت جائے۔ اور ایک اور فتنہ بھی ہوتا ہے اور وہ یہ کہ دین کا علم دوسروں سے زیادہ آجائے تو بلاوجہ ایک فخر کا احساس ہونے لگتا ہے۔ پھر انسان بار بار اپنی کامیابیوں کا ذکر کرتا ہے۔ شوخیاں بکھیرتا ہے۔

لیکن بچو! آپ کو یہ سب کس نے دیا ؟ اللہ تعالیٰ نے۔تو اس کی نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرنا ہے۔ کیونکہ اگر ہمارے پاس دوسروں کے مقابلے میں زیادہ پیسہ، صلاحیت یا علم ہو تو یہ ہمارا کمال نہیں ہے۔ اللہ کا فضل ہے اور وہ جب چاہے ہم سے انھیں لے بھی سکتا ہے اور کسی دوسرے کو ہم سے زیادہ دے بھی سکتا ہے۔ اس لیے کبھی تکبر اور غرور نہیں کرنا۔ یہ اللہ کو پسند نہیں ہے۔

چال کو درمیانہ رکھو:

یہاں پھر چال کا ذکر آیا ہے۔ دراصل جب انسان یہ سوچتا ہے کہ میں کوئی بہت بڑی چیز ہوں اور میرے برابر یا میرے جیسا کوئی نہیں تو وہ اکڑ کر چلنے لگتا ہے یہ تکبر کی علامت ہے۔ اسی لیے اس سے منع فرمایا۔

آواز کو نیچا رکھو:

بچو! اللہ تعالیٰ کو اونچی آواز پسند نہیں ہے۔ اچھے اور مہذب لوگ نرمی سے بات کرتے ہیں اونچا اونچا نہیں بولتے۔ اگر جھگڑا ہو تب بھی آواز کو بلند نہیں کرنا چاہیے۔ کسی کو دور سے آواز دینے کے بجائے خود اٹھ کر اس کے قریب چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اونچی آواز کو گدھے کی آواز سے ملایا ہے۔ اور گدھے کی آواز تو سب کو بری لگتی ہے۔ یہ سب باتیں جو یہاں کہی گئی ہیں یہ غرور اور تکبر کی علامتیں ہیں اور غرور کرنے والے اللہ کو پسند نہیں۔ ہم کوشش کریں کہ ان ساری باتوں میں سے جو اچھائی اور نیکی کے کام ہیں ان پر عمل کریں اور جن کاموں کو ہمارے رب نے ناپسند فرمایا ہے ان سے دور رہیں۔

سوالات:

1- تکبر کی نشانیاں کیا ہیں؟
2- گال پھلانے کا مطلب کیا ہے؟
3- مسلمانوں کو کس طرح چلنا چاہیے؟
4- اللہ تعالیٰ کو کیسے لوگ پسند نہیں ہیں؟
5- آواز کو نیچا رکھنا کیوں ضروری ہے اور سب سے بُری آواز کون سی ہے؟

غرور سے کیسے بچا جائے؟

☆ ذہن میں رکھیں کہ آپ کے اندر جو بھی خوبی یا صلاحیت ہے وہ اللہ نے دی ہے۔

☆ اس خوبی کی وجہ سے آپ کو کوئی کامیابی مل گئی ہے مثلاً سکول میں اچھی پوزیشن آ گئی یا کھیل میں جیت گئے وغیرہ تو یہ صرف اور صرف اللہ کا کرم ہے۔اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں۔لہٰذا فوراً دل سے شکرادا کریں اور الحمدللہ کہیں۔

☆ ہارنے والوں کو یا کم ذہانت والے ساتھیوں کو برا نہ سمجھیں بلکہ ان کی مدد کرنے کی کوشش کریں۔

☆ اس طرح اگر آپ کو کوئی کھلونا یا تحفہ ملا ہے تو اس پر بھی اللہ کا اور پھر دینے والے کا شکریہ ادا کریں۔

☆ اپنی صلاحیتوں خوبیوں اور ذہانت کو اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے استعمال کریں۔ اور دعا کریں کہ اے اللہ! جیسے آپ نے مجھے اس دنیا میں کامیاب کیا، اس سے بھی زیادہ بڑی کامیابیاں آخرت میں دینا۔

بڑے نصیب والے لوگ/ بڑے خوش قسمت لوگ

(سورۃ حم السجدہ کی آیت 30 سے 36 کی روشنی میں)

السلام علیکم ورحمۃ وبرکاۃ! ننھے مسلمانو! کیسے ہیں آپ سب؟ اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ سب کو اپنی حفظ امان میں رکھے، شیطان سے محفوظ کرے اور نیکیوں کی توفیق دیتا رہے (آمین)

اس سبق میں ہم جن آیات پر غور کریں گے وہ قرآن کریم کی سورۃ حٰم السجدہ سے لی گئی ہیں۔

یہاں یہ بات نوٹ کرلیں کہ نجات یا کامیابی کی وہ چار لازمی شرطیں جو ہم نے سورۃ العصر میں پڑھی تھیں یعنی ایمان، عمل صالح، تواصی بالحق، تواصی بالصبر وہ چاروں پچھلے سبق یعنی سیدنا لقمان کی نصیحتوں میں بھی تھیں اور اس سبق میں بھی ہیں۔ ان شاءاللہ! آخر میں ہم آپ کو بتائیں گے۔

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾

''بیشک جن لوگوں نے کہا کہ ''اللہ ہمارا رب ہے'' اور پھر اس پر قائم رہے۔ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ غم نہ کرو اور نہ ہی ڈرو (بلکہ) خوش ہوجاؤ اس جنت (کی خبر) پر جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا''

☆اللہ پر ایمان لانا اور قائم رہنا:

آپ کو یہ آسان لگ رہا ہوگا اور آپ سوچیں گے کہ ہم تو اللہ کو رب مانتے ہیں اور اس بات پر قائم بھی ہیں لیکن بچو! یہ آسان نہیں۔ اللہ کو رب مان کر اس پر قائم رہنے کو استقامت کہتے ہیں۔ یہ مشکل کس طرح ہے وہ ایسے کہ صرف زبان سے کہہ دینا کافی نہیں ہے بلکہ دل سے اس بات کو تسلیم کرنا کہ:

☆ بظاہر چاہے ہمیں بڑے سے بڑا نقصان اور خطرہ نظر آ رہا ہو اور ہمیں لگے کہ اب تو کچھ نہیں ہو سکتا پھر بھی ہمارا یقین اس بات پر پکا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس نقصان کو یا خطرہ کو ختم کر سکتے

ہیں۔اوران کی مرضی کے بغیر کوئی مصیبت ہمارے اوپرنہیں آسکتی۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا''ہر مصیبت اللہ کے اذن سے آتی ہے''اور یہ کہ اللہ تعالیٰ چاہیں تو ہمیں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی۔

☆ اسی طرح چاہے کامیابی کا ہمیں پورا یقین ہو۔ہم نے خوب محنت کی ہو(چاہے پڑھائی ہو یا کھیل)دن رات دل لگا کر پڑھا ہو۔خوب پریکٹس کی ہولیکن اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ اللہ چاہے گا تو ہی میں کامیاب ہوسکتا ہوں۔لہٰذا انسان کوشش کرے اور نتیجہ اللہ پر چھوڑ دے۔صرف اللہ سے امید رکھے۔

☆ اس بات کا یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز اور ہر بات سے باخبر ہے۔وہ جانتا ہے کہ کیا چیز ہمارے لیے اچھی ہے اور کیا بری۔لہٰذا جب ہم دعا کریں اور اور ہمیں اپنی دعا قبول ہوتی نظر نہ آئے تو مایوس ہونے کی بجائے یہ سوچیں کہ یقیناً میں نے وہ مانگا ہوگا جو میرے لیے اچھا نہیں ہے۔اور اللہ تعالیٰ مجھے وہ چیز دے گا جو میرے لیے اچھی ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ساری بھلائیاں ہیں۔ہمیں بعض اوقات کوئی بات اچھی نہیں لگتی لیکن اصل میں وہ ہمارے لیے بہتر ہوتی ہے۔بچو! یہ تو دل کے یقین کا معاملہ ہوگیا۔اب استقامت جس کے دل میں قائم ہوجائے وہ کیا کرے؟

جس ذات کو اس نے اپنا رب اور اپنا مالک مان لیا ہے:

- اس کے ہر اشارے پر حرکت کرے
- اس کی مرضی پر چلے،جو اس کو پسند ہو وہ کرے اور جو ناپسند ہو وہ نہ کرے۔
- ہر حکم پر عمل کرے۔
- نہ صرف خود مالک کی پسند یا نہ پسند کا خیال رکھے بلکہ دوسروں کو بھی اس کے متعلق بتائے۔

بچو! استقامت بہت عظیم بات ہے اور جس نے اس کو سمجھ لیا اور اس پر عمل کرنے کا فیصلہ کرلیا تو اللہ تعالیٰ کا اس پر بہت بڑا اکرم ہوگیا۔حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے:

ایک مرتبہ ایک صحابیؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے کہ اس پر عمل کرنے کے بعد مجھے کبھی کوئی مشکل نہ ہو اور میں ہمیشہ سیدھے راستے پر رہوں۔اللہ کے

رسول ﷺ نے فرمایا

((قُلْ آمَنْتُ بِاللّٰهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ))

''تم کہو میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر اس پر قائم رہو''۔

☆ استقامت والوں کے لیے خوشخبری: جو لوگ اللہ پر ایمان لائیں اور پھر اپنے سارے کام اللہ کے حوالے کر کے صرف اور صرف اللہ کو خوش کرنے میں لگ جائیں ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنا دوست کہتا ہے۔ کیا آپ کو پسند ہے کہ آپ اللہ کے دوست بن جائیں؟؟؟؟ ہے نا!

بچو! جب ہم اللہ کے دوست بن گئے تو اللہ تعالیٰ تو سب سے طاقتور ہیں، دنیا کی ہر چیز اس کے قبضہ میں ہے تو پھر ہمیں کسی بات کا دکھ اور کسی چیز کا خوف نہیں ہونا چاہیے کیونکہ Super Power تو اللہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں، اپنے دوستوں کا کبھی کوئی نقصان نہیں ہونے دیں گے۔ پس! ہمیں اللہ پر یقین رکھنا ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے یہاں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے پاس اپنے فرشتوں کو بھیجتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میرے دوستوں کو بتا دو کہ اب تم کو کسی سے ڈرنے اور کسی بات پر پریشان اور دکھی ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں تمہارا رب ہوں۔

☆ کیا فرشتے واقعی آتے ہیں؟

جی بچو! اللہ کے فرشتے ویسے تو ہر وقت ہمارے ساتھ ہوتے ہیں، ہم نے پچھلے سبق میں پڑھا تھا کہ دو فرشتے ہر وقت ہمارے ساتھ ہوتے ہیں جن کو ''کراماً کاتبین'' کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب اللہ تعالیٰ کے نیک بندے جو کہ ان کے دوست ہوتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں۔ جب ایسے بندوں کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو اللہ تعالیٰ انھیں لینے کے لیے اپنے فرشتوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ فرشتے ان کو دوسری دنیا میں خوش آمدید کہتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ دنیا میں جس جنت کا وعدہ آپ سے کیا گیا تھا وہ آپ کو مل جائے گی۔ اور آپ کی محنت اور مشکل کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب آپ کو کوئی غم یا تکلیف نہیں ہوگی۔

اس کے علاوہ دنیا کی زندگی میں بھی فرشتے آتے رہتے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ کی حدیث مبارکہ کا مفہوم ہے کہ:

''جب بھی اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں لوگ اللہ کی کتاب کو پڑھنے اور ایک دوسرے کو سمجھنے

سمجھانے کے لیے جمع ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان پر سکون نازل فرماتا ہے۔ اللہ کی رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور فرشتے ان کے اردگرد جمع ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود فرشتوں کی محفل میں ان کا ذکر کرتے ہیں۔" کتنی پیاری بات ہے نا! اس وقت بھی فرشتے آپ کے اردگرد موجود ہیں اور آپ اللہ کو یاد کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو۔ اب تو ہم زیادہ خوشی اور شوق سے اللہ کو یاد کریں گے اور اللہ کی کتاب کو سمجھنے کے لیے اکٹھے ہوں گے۔ ان شاء اللہ

آپ سب نے غزوہ بدر کے بارے میں سنا ہوگا۔ مسلمان کتنے کم تھے وہاں اور دشمن بہت زیادہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کی مدد کے لیے اپنے فرشتوں کو بھیجا۔ اور اپنے ماننے والوں کو اکیلا نہیں چھوڑا اس بات کا ذکر قرآن پاک میں بھی آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غزوہ بدر اور غزوہ اُحد کے موقع پر اپنے نبی ﷺ اور مسلمانوں کی مدد کے لیے فرشتے بھیجے۔

﴿نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ○ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾

"ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی۔ اور تمہارے لیے وہاں (جنت) میں وہ سب کچھ ہے جس کو تمہارا دل چاہے اور وہ سب کچھ بھی جو تم طلب کرو (مانگو)۔ یہ مہمان نوازی ہوگی اس اللہ کی طرف سے جو بہت معاف کرنے والا اور نہایت رحم والا ہے"۔

یہاں یہ بات اور واضح ہوگئی کہ فرشتے خود کہتے ہیں کہ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں۔
ایک اور بات پتہ چلی کہ جب اللہ تعالیٰ سے دوستی کر لی تو اس کے فرشتے بھی دوست ہو گئے۔

بچو! یہ خوشی تو ہمیں مل گئی کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کی خاطر نیک عمل کریں گے اور اس کام میں ہمیں کوئی مشکل پیش آئے گی تو ہم خو کو اکیلا نہیں سمجھیں۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہیں اور فرشتے بھی۔

اب آخرت میں ہمارے لیے کیا وعدہ ہے؟

☆ وہ سب کچھ ملے گا جو ہم چاہیں گے۔
☆ وہ بھی ملے گا جو ہم مانگیں گے۔

یعنی عیش و آرام بے فکری یہ سب تو ہوگا ہی۔ اس کے علاوہ ہر انسان کی پسند اور ناپسند الگ

الگ ہوتی ہے۔کسی کو ایک چیز کا شوق ہوتا ہے کسی کو دوسری چیز کا۔تو جو بھی ہم مانگیں گے وہ اللہ تعالیٰ ہمیں دیں گے۔

☆ جنت میں اللہ تعالیٰ میزبان ہو گے۔بچو جنت میں سب سے خوبصورت بات یہ ہوگی کہ وہاں اللہ تعالیٰ ہمارے میزبان ہو گے۔ہماری جو بھی غلطیاں ہیں،کوتاہیاں ہیں ان کو معاف کر کے وہ ہم پر رحمتیں نازل کریں گے اور ہماری خاطر تواضع کریں گے۔ ہمیں بہترین جگہ دیں گے اور ہماری خواہشات کو پورا کریں گے۔یہ اجر ہے ان لوگوں کا جن لوگوں نے دنیا میں اللہ کی خاطر مشکلات برداشت کیں،تکالیف اٹھائیں،اللہ کو راضی کرنے میں لگے رہے۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا بنا دے۔آمین

نُزل:

نُزل اس مہمان نوازی کو کہتے ہیں جو مہمان کے آتے ہی پیش کیا جائے۔مثلاً ہمارے گھر کوئی مہمان آئے تو موسم کے حساب سے شربت،کولڈ ڈرنک،چائے یا کافی پیش کی جاتی ہے۔پھر اصل دعوت ہوتی ہے۔بالکل اسی طرح یہ مہمان نوازی جس کا یہاں ذکر ہے یہ ابتدائی ہے۔اصل جنت کی نعمتوں کا ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنت کی نعمتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ))

''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی اور نہ ان کے بارے میں کسی کان نے سنا ہے اور نہ ہی کسی انسان نے کبھی ان کے بارے میں سوچا بھی ہے''

سوالات:

1- دل سے کن باتوں کو تسلیم کرنا ہے؟

2- دل میں استقامت قائم ہو جائے تو کیا کرنا ہے؟

3- استقامت کے بارے میں حدیث مبارکہ کا مفہوم بتائیے۔

4- جن لوگوں نے اللہ کو رب مان لیا اور اس پر جم گئے ان کے لیے کیا خوشخبری ہے؟

5- فرشتے کب آتے ہیں؟

6- آخرت میں ایمان والوں کے لیے کیا وعدہ ہے؟

7- جنت میں میزبان کون ہوگا؟

8- نُزل کسے کہتے ہیں؟

9- جنت کی اصل نعمتیں کیسی ہوں گی؟

﴿وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾

''اور اس شخص سے بہتر بات کس کی ہوگی جو اللہ کی طرف بلائے، نیک عمل کرے اور کہے کہ میں بھی مسلمانوں میں سے ہوں''۔

☆زبان کا بہترین استعمال:

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتیں اور صلاحیتیں دی ہیں اور ان میں سے سب سے بہترین صلاحیت بولنے کی ہے۔ہم جو کچھ دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں اس کو سوچ سمجھ کر اپنی زبان سے ادا بھی کر سکتے ہیں۔ یہ صلاحیت Ability کسی اور جاندار کے پاس نہیں ہے اس لیے انسان کو حیوان ناطِق یعنی بولنے والا جاندار کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ الرحمٰن میں 4 بہترین چیزوں کا ذکر فرمایا:

اَلرَّحْمٰنُ ☆ اللہ کے ناموں میں بہترین نام......رحمٰن

عَلَّمَ الْقُرْآنَ ☆ سارے علوم میں بہترین علم......قرآن

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ☆ اللہ کی ساری مخلوق میں بہترین......انسان

عَلَّمَهُ الْبَيَان ☆ اللہ نے انسان کو جتنی صلاحیتیں دیں ان میں بہترین صلاحیت...... بولنے کی طاقت

بچو! ہم اپنے غصّے، دکھ، خوشی ہر قسم کے جذبے کا اظہار اپنی زبان سے کرتے ہیں اور ہمیں بہت سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے۔ایسا نہ ہو کہ ہماری زبان سے نکلا ہوا کوئی لفظ اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بن جائے۔اللہ کے نبی ﷺ نے اس شخص کو جنت کی خوشخبری دی ہے جو اپنی زبان کی حفاظت کرتا ہے۔زبان کی حفاظت کے کچھ طریقے آپ کو بتاتے ہیں۔

جب آپ کی کسی سے لڑائی ہو تو تحمل سے جواب دیں۔ کوئی بری بات مثلاً گالی منہ سے نہ نکالیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔

اگر آپ کو لگے کہ آپ اپنے غصے پر قابو نہیں پا سکتے تو جس سے آپ کا جھگڑا ہو رہا ہو اس کے سامنے سے ہٹ جائیں۔ کبھی آپ نے دودھ کو اُبلتے دیکھا؟ اس کے اندر ایک دم ابال آتا ہے اور اگر آپ اس کو آگ سے ہٹا دیں تو ابال فوراً بیٹھ جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح لڑائی کی جگہ سے ہٹ جانے سے آپ کا ابال بھی بیٹھ جائے گا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم

پڑھیں، پانی پئیں، کھڑے ہوں تو بیٹھ جائیں اور لیٹ جائیں۔ غصہ آ رہا ہو تو فوراً جواب نہ دیں اور کچھ دیر خاموش رہیں، پھر بات کریں۔

☆ اسی طرح بہت خوشی کی حالت میں بے قابو ہونے کے بجائے الحمدللہ کہیں۔ اللہ کی نعمت اور احسان کو یاد کریں، شوخیاں مارنا، اِترا اِترا کر باتیں کرنا، اللہ کو پسند نہیں ہے۔

☆ کسی کے بارے میں کوئی بری بات نہ کہیں، چاہے اس کے سامنے یا اس کے پیچھے۔

☆ اگر آپ نے خوشی یا غصہ کی حالت میں کوئی ایسی بات کہی جس پر بعد میں آپ کو شرمندگی ہو تو آئندہ کے لیے پکا ارادہ کر لیں کہ اب ایسی بات نہیں کہنی۔

☆ کسی کا دل دکھایا ہو تو اس سے معافی مانگ لیں۔

☆ کس کی بات سب سے اچھی۔ ہم نے یہ تو دیکھا کہ زبان کی حفاظت کیسے کرنی ہے؟ اب یہ دیکھنا ہے کہ اچھی باتوں میں سب سے اچھی بات کون سی ہے جو ہمیں زیادہ سے زیادہ اپنی زبان سے نکالنی ہے۔ وہ ہے اللہ کی طرف بلانا۔

وہ لوگ جنہوں نے اللہ پر پکا یقین رکھا اور فیصلہ کر لیا کہ ساری زندگی اللہ کے حکم کے مطابق گزارنی ہے اور صرف اسی کو خوش کرنا ہے ان کی زندگی کا مقصد یہ بن جاتا ہے کہ وہ نہ صرف خود اللہ سے چمٹ جائیں بلکہ زیادہ سے زیادہ بندوں کو اللہ کی طرف بلائیں۔ اس لیے ہم اپنی زبان سے جو الفاظ استعمال کریں وہ بہترین ہوں گے۔ بچو! کسی کے اندر اللہ نے تقریر کی صلاحیت رکھی ہے کوئی دوسروں کو ہنسانا جانتا ہے۔

کسی کو تسلی دینے کا فن آتا ہے۔ کوئی شعر و شاعری کرتا ہے۔ یہ سب کام اللہ تعالیٰ کی طرف

بلانے کے لیے کیے جائیں تو اللہ تعالیٰ بے حد خوش ہوتے ہیں۔آپ کی تقریر کا مقصد یہ ہو کہ آپ اپنے ساتھیوں کو اللہ کی پہچان کروائیں۔نیکی کی طرف بلائیں غلط کام سے منع کریں۔

جو لوگ مایوس اور نا امید ہوں ان کو اللہ کی رحمت کا یقین دلائیں،اللہ سے امید رکھنا سکھائیں۔ہوسکتا ہے کہ آپ میں سے کسی کو اللہ کے راستے میں کوئی تکلیف پیش آئی ہو۔کسی نے مذاق اڑایا ہو یا کسی بڑے نے ڈانٹ دیا ہو تو اپنے ساتھی کو تسلی دیں۔اسے بتائیں کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔وہ اجر دے گا۔صبر کی تلقین کریں۔اچھے اچھے شعر منتخب کریں۔قرآن کی تلاوت بہترین طریقے سے کریں۔یہ سب زبان کے بہترین استعمالات ہیں۔

اللہ کی طرف بلانے والوں کو خود کیسا ہونا چاہیے

ہر انسان کا کوئی نہ کوئی مقصد حیات ہوتا ہے۔جسے ہم Aim/Goal of life بھی کہتے ہیں۔مثلاً کوئی ڈاکٹر بننا چاہتا ہے تو کوئی انجینئر اور بزنس مین۔ہر مقصد کو حاصل کرنے کے کچھ طریقے ہوتے ہیں۔مثلاً پری میڈیکل، پری انجینئرنگ۔پھر میڈیکل یا انجینئرنگ کالج یا بزنس پڑھانے والے کسی ادارے میں داخلہ لینا وغیرہ اس کے بغیر ہم اپنا مقصد حاصل نہیں کرسکتے۔اللہ کی طرف بلانا دنیا کے سارے مقاصد میں سب سے اونچا مقصد ہے۔اور اس کے لیے آپ کو قرآن کا علم حاصل کرنے کے ساتھ کچھ خوبیاں بھی اپنے اندر پیدا کرنی ہوں گی۔

1- خود نیک عمل کرنا سب سے پہلے آپ کو خود اللہ سے جڑنا ہوگا۔اللہ سے محبت کرنی ہوگی۔جو اللہ کو پسند ہے اسے اختیار کرنا اور جو اللہ کو ناپسند ہے اسے چھوڑنا ہوگا۔تاکہ آپ پورے اطمینان کے ساتھ یہ کہہ سکیں کہ میں جس اللہ کی طرف بلا رہا/رہی ہوں میں خود بھی اس کا بندہ/ کی بندی ہوں۔میں بھی اسی سے محبت کرتا/ کرتی ہوں۔آؤ!تم بھی اس کے بندے بن جاؤ۔ویسے بھی اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہیں ہے کہ ہم دوسروں کو تو نصیحت کریں اور خود وہ کام نہ کریں۔تو ہمیں پہلے خود اللہ کے حکموں پر چلنا ہے۔

بچو!یہ نہیں سوچے گا کہ پہلے میں خود ٹھیک ہو جاؤں پھر دوسروں کو بتاؤں۔بلکہ اللہ کی جو بات آپ کو پتا چلے فوراً اس پر عمل کرنے کا ارادہ کرلیں،اللہ سے دعا مانگیں اور دوسروں کو ضرور بتائیں۔

2- ہم مسلمانوں میں سے ہیں:

مسلمان کا ایک معنی فرمانبردار بھی ہے یعنی جب ہم دوسروں کو دعوت دے رہے ہیں تو پھر خود بھی اللہ کا فرمانبردار بن کر رہنا چاہیے۔ دین پر خود بھی عمل پیرا ہونا چاہیے۔

جب ہم قرآن کا علم حاصل کرنے لگتے ہیں، اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی بلاتے ہیں تو ہمارا سب سے بڑا دشمن شیطان بھی اپنا کام شروع کر دیتا ہے۔ وہ ہمارے دل میں خیال پیدا کرنا شروع کرتا ہے کہ (تم تو بہت اچھے ہو تمہارے پاس بہت علم ہے، تم دین پر عمل کرتے ہو، دوسرے ایسا نہیں کرتے) ان خیالات سے ہمیں دور رہنا ہے۔ کیونکہ اس سے دل میں غرور پیدا ہوتا ہے۔ ہم نے پچھلے سبق میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فخر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

3- اپنے آپ کو دوسروں سے بلند نہ سمجھیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے لیے کوئی الگ مقام یا حیثیت پسند نہیں فرمائی۔ آپ ﷺ کہیں جاتے اور لوگ آپ ﷺ کے احترام میں کھڑے ہو جاتے تو آپ ﷺ ان کو منع فرماتے تھے۔

4- جب آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کے درمیان بیٹھے ہوتے تھے تو کسی نئے آدمی کے لیے آپ ﷺ کو پہچاننا مشکل ہوتا تھا کیونکہ آپ ﷺ سب میں گھل مل کر بیٹھتے تھے۔ اسی طرح ہمیں بھی چاہیے کہ سب کے لیے محبت بھرا انداز اپنائیں۔ اچھے اخلاق سے پیش آئیں۔ نفرت گناہ سے ہونی چاہیے، گناہ کرنے والے سے نہیں، گناہ گار انسان کو محبت سے سمجھانا چاہیے۔

اتحادِ امت:

ہم سب مسلمان ہیں ہم سب ایک اللہ، ایک نبی ﷺ اور ایک قرآن کو ماننے والے ہیں۔ اور اس بنیاد پر ہم سب مسلمان ہیں۔ ہمیں مسلمانوں کے درمیان گھل مل کر رہنا چاہیے اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے نہیں دیکھنا چاہیے۔

نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کا طریقہ:

بچو! اگر یہ دیکھنا ہو کہ اللہ کی طرف کیسے بلانا ہے اور خود اللہ کا بندہ کیسے بننا ہے تو ہمیں اللہ کے نبی ﷺ اور ان کے ساتھیوں کے حالات کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہیے۔ ان کی کسی سے لڑائی

نہیں تھی، بس وہ صرف لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتے تھے۔ مسلمانوں کو مکہ والوں نے بے حد تکالیف دیں، بہت تنگ کیا لیکن جب بھی مکہ والوں میں سے کوئی مسلمان ہوا تو صحابہ کرامؓ نے کبھی اس کو پرانی باتیں یاد نہیں دلائیں۔ ان کو گلے لگایا، ان سے محبت کی۔

سوالات:

1- انسان کے پاس سب سے بہترین صلاحت کون سی ہے؟
2- سورۃ الرحمٰن میں کون سی 4 بہترین چیزوں کا ذکر ہوا ہے؟
3- زبان کی حفاظت کے کون کون سے طریقے ہیں؟
4- زبان کا بہترین استعمال کیا ہے؟
5- ہم کن کن طریقوں سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلا سکتے ہیں؟
6- اللہ کی طرف بلانے والوں کو کیسا ہونا چاہیے؟

﴿وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَلَا السَّیِّئَةُ﴾

''اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہے''۔

آپ برائی کو احسن طریقے سے دور کریں تو وہ شخص جس کی آپ سے دشمنی ہے، ولی اور دوست بن جائے گا۔

☆ نیکی اور برائی برابر نہیں ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

نیکی کا اپنا اثر ہوتا ہے اور برائی کا اپنا اثر ہوتا ہے

نیکی کا اچھا بدلہ ملتا ہے اور برے کام کا برا۔

اور جب بھی کوئی اللہ کا بندہ نیکی کی دعوت دے گا اس کے راستے میں اس کے مقابلے پر بُرائی ضرور آئے گی لیکن یہ بھی اللہ کا وعدہ ہے کہ فتح نیکی کی ہوگی۔

﴿اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾

''برائی کو نیکی سے دور کرو''۔

برائی کو نیکی سے دور کرنے اور نیکی کی فتح ہونے کے لیے ضروری ہے کہ:

جو ہمارے ساتھ برا سلوک کرے نہ صرف ہم اسے معاف کر دیں بلکہ اس کے ساتھ نیکی بھی کریں۔اور اللہ سے اس کی ہدایت کے لیے دعا بھی مانگیں۔

﴿فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾

اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ نیکی کا اثر کیونکہ اچھا ہوتا ہے اس لیے آپ کا دشمن بھی اس سے متاثر ہوکر دوست بن جائے گا۔ یہ سب یہاں بتانے کا مقصد یہ ہے کہ جب ایک انسان دوسرے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی نصیحت کرتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے تو کچھ لوگ اس کے ساتھی بن جاتے ہیں اور لازماً کچھ لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں اس کو برا بھلا کہتے ہیں۔یہی وہ بات ہے جو ہم پچھلے تین اسباق میں پڑھتے آئے ہیں کہ حق بات کی طرف بلانے میں کچھ لوگ ناراض بھی ہوتے ہیں۔

جو لوگ ناراض ہوتے ہیں وہ آپ کو کام سے روکنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ مذاق اڑا کر، ڈانٹ کر اور کبھی غصہ سے۔لیکن آپ نے اس سے پریشان ہوکر اپنے کام کو نہیں چھوڑنا بلکہ ایسے لوگوں کے ساتھ بھی اچھے طریقے سے پیش آنا ہے۔جو آپ کا مذاق اڑاتے ہیں اور پھر اکیلے میں اپنی ساری پریشانیاں اللہ سے کہہ کر ان لوگوں کے لیے دعا کرنی ہے۔جب آپ ایسا کریں گے تو ان شاء اللہ ایک وقت آئے گا کہ وہ سب بھی آپ کے دوست بن جائیں گے۔اور آپ کے کام میں مدد کریں گے۔جیسا کہ محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کرامؓ کے ساتھ ہوا، بُری اور دل دکھانے والی باتیں سنیں، جنگوں میں زخم کھائے۔پھر غزوہ احد میں سیدنا خالد بن ولیدؓ جو ابھی اسلام نہیں لائے تھے ان کے ہاتھوں مسلمانوں کو بہت نقصان پہنچا لیکن جب وہ مسلمان ہوئے تو انھوں نے اللہ کے دین کی خاطر بہت سی جنگیں لڑیں اور اللہ کی تلوار کہلائے۔

بچو! آج ہم سب میں سے کسی کو اتنا کچھ برداشت نہیں کرنا پڑتا۔جسمانی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم نے کوئی جنگ لڑی۔صرف کچھ باتیں ہوں گی جو ہمیں سننا پڑیں گی۔ہمیں اللہ کی خاطر ان باتوں کو برداشت کرنا ہے۔سب سے اچھے اخلاق سے پیش آنا ہے۔پھر ان شاء اللہ جیت اور فتح اللہ کے ساتھیوں کی ہوگی۔

﴿وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْاۚ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾

''اور یہ خوبی صرف وہی لوگ حاصل کر سکتے ہیں جو صبر کرتے ہیں اور یہ صرف ان کو دی جاتی ہے جو بڑے نصیب والے ہیں''۔

اللہ کی راہ میں پہنچنے والی تکلیف اور مشکل پر صبر کرنا اور برائی کا بدلہ اچھائی سے دینا بہت بڑی خوبی ہے اور یہ سب صبر کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پھر جس کے اندر صبر ہو اور وہ برداشت سے کام لے، وہ اللہ کے نزدیک بہت ہی خوش نصیب انسان ہے۔اس سے بڑی خوش قسمتی کوئی اور ہو ہی نہیں سکتی۔ ایسے ہی لوگوں کی حوصلہ افزائی اور مدد کے لیے فرشتے اترتے ہیں اور انہی لوگوں کی موت کے وقت فرشتے اگلی دنیا کے لیے خوش آمدید کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان میں شامل کر دے۔ آمین

سوالات:

1- کیا نیکی اور برائی برابر ہو سکتے ہیں؟

2- برائی کو نیکی سے دور کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

3- اس کا فائدہ کیا ہوگا؟

4- جب ہمیں کوئی تکلیف پہنچے تو کیا ہمیں اپنا کام چھوڑ دینا چاہیے؟

5- اللہ کے نزدیک بڑے نصیب والے لوگ کون ہیں؟

6-- برائی کا بدلہ اچھائی سے دینے کے لیے کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾

''اور اگر تمہیں شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پہنچے تو فوراً اللہ کی پناہ مانگو۔ بے شک وہ بہت سننے والا اور خوب جاننے والا ہے''۔

جس طرح اللہ کے نیک بندوں کی مدد اور حوصلہ افزائی کے لیے فرشتے ہوتے ہیں اور ان کو اپنے جیسے ساتھی بھی مل جاتے ہیں جو ایک دوسرے کا حوصلہ بڑھاتے ہیں اور صبر کی تلقین کرتے ہیں بالکل اسی طرح ان کو سیدھے راستے سے ہٹانے کے لیے شیطان اور اس کے ساتھی بھی موجود

ہوتے ہیں۔انسانوں میں ہی کچھ ایسے ہوتے ہیں جو اللہ کے نیک بندوں کو اللہ کے حکموں پر چلنے سے روکتے ہیں،ان کا مذاق اڑاتے ہیں اور شیطان دل میں برے خیالات پیدا کرتا ہے کہ یہ تم کن کاموں میں لگ گئے؟ دنیا کتنی خوبصورت ہے اس میں عیش کرو، چھوڑو ان کاموں کو۔

ابھی تو تم چھوٹے ہو،اللہ کو راضی کرنے کے لیے تو لمبی عمر پڑی ہے۔جب خوب پیسہ کماؤ اور کیرئیر بنالو گے تب اللہ کی عبادت کر لینا۔

ابھی تو نماز تم پر فرض نہیں ہے۔

اتنی گرمی میں روزہ کیسے رکھو گے؟ پیپرز ہو رہے ہیں روزہ چھوڑ دو بعد میں رکھ لینا۔

یا پھر یہ کہ خود تو جو کر رہے ہو کرلو، دوسروں کو بتانے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ خود کرلیں گے۔

اور پھر آپ کو لوگوں کے رویے سے بددل بھی کرے گا کہ دیکھو! اس نے تم کو کتنی بری بات بولی ہے،تم اس سے زیادہ بری بات اس کو کہو۔

وہ آپ کو ورغلا سکتا ہے کہ تمہیں دوسروں سے اپنا موڈ خراب کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

☆ یہ تو ہوا شیطان کا کام۔کچھ انسان بھی ایسے ملیں گے جو ایسی باتیں آپ سے کہیں گے، ہمارا رب خوب جانتا ہے کہ ہمارے دل میں کیا ہے اور ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ اسی لیے اس نے اپنے بندوں کو کہا کہ جب ایسے وسوسے تنگ کریں تو بھاگ کر میرے پاس آجاؤ۔پھر ہم نے اللہ سے دعائیں کرنی ہیں۔اکیلے میں بیٹھ کر اس کو سب بتا دینا ہے اور اس سے مدد مانگنی ہے۔

☆ بالکل ایسے جیسے جب آپ کو چوٹ لگے یا کسی سے لڑائی ہو تو بھاگ کر امی یا ابو کو بتاتے ہیں اور پھر پرسکون ہو جاتے ہیں۔ہمارا رب 70 ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے اور وہ بہت زیادہ سننے والا ہے۔بار بار سنتا ہے چاہے آپ دن میں 100 بار اس سے بات کریں وہ سنتا ہے اور خوش ہوتا ہے۔اور نہ بھی کہیں تب بھی وہ خوب جانتا ہے۔اس بات پر ہمارا یقین ہونا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

(اے نبی ﷺ)! جب میرے بندے آپ سے میرے بارے میں پوچھیں تو (کہہ دیں کہ) میں قریب ہوں۔۔میں ہر پکارنے والے کی دعا سنتا ہوں جب بھی پکارے۔

سوال:

جب انسانوں میں سے کوئی تنگ کرے یا شیطان وسوسہ ڈالے تو کیا کرنا چاہیے؟

بڑے نصیب والوں کی خوبیاں:

☆ وہ اللہ کو رب مانتے ہیں اور اس بات پر قائم رہتے ہیں۔

☆ وہ ہمیشہ اللہ کی طرف بلاتے ہیں۔

☆ خود بھی نیک عمل کرتے ہیں۔

☆ اپنے آپ کو عام مسلمانوں میں شامل سمجھتے ہیں اور غرور نہیں کرتے۔

☆ برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتے ہیں۔

☆ صبر اور برداشت سے کام لیتے ہیں۔

☆ شیطان کے کہنے پر نہیں چلتے بلکہ فوراً اللہ کی مدد مانگتے ہیں۔

جب وہ یہ سب کام کر لیتے ہیں تو:

☆ ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

☆ اللہ اور اس کے فرشتے دوست بن جاتے ہیں۔

☆ ان کو کوئی غم اور کسی بات کا ڈر نہیں ہوتا کیونکہ ان کا رب اللہ ہے اور وہ Supreme Power ہے۔

☆ ان کے لیے جنت میں وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے اور جو بھی وہ مانگیں گے۔

☆ جنت میں ان کا رب ان کا میزبان ہوگا۔

☆ ان کے اچھے اخلاق کی وجہ سے دشمن بھی ان کے دوست بن جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں شامل فرمائے۔ آمین

سورۃ العصر	ایمان	عمل صالح	تواصی بالحق	تواصی بالصّبر
آیہ برّ (نیکی کی حقیقت)	اللہ پر، فرشتوں پر، آخرت کے دن پر، کتابوں پر اور رسولوں اور نبیوں پر ایمان	مال کس خرچ کرنا، نماز، زکوٰۃ، وعدہ پورا کرنا	Hidden ہے چھپا ہوا ہے	تنگی میں تکلیف میں اور جنگ کے وقت صبر کرنا
سورۃ لقمان	اللہ کا شکر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا	والدین کے ساتھ نیک سلوک، اللہ کے راستے پر چلنے والوں کی پیروی کرنا، نماز قائم کرنا، غرور نہ کرنا، چال کو درمیانہ رکھنا، اکڑ کر چلنے سے روکا گیا اور آواز کو اونچا کرنے سے بھی منع فرمایا	امر بالمعروف ونہی عن المنکر یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا	جو بھی کوئی تکلیف اور کوئی مذاق اڑائے یا تنگ کرے اس پر صبر کرنا
حٰم السجدہ	اللہ کو اپنا رب ماننا اور اس پر قائم رہنا فرشتوں پر ایمان۔ آخرت اور جنت پر ایمان	عمل صالح، غرور نہ کرنا	اللہ کی طرف بُلانا	لوگوں کی طرف سے ملنے والی تکلیف پر صبر کرناوراچھا بدلہ دینا